10

ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور

www.tanzeem.org

تنظیم اسلامی کا ترجمان

مسلسل اشاعت کا
34واں سال

تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

10 تا 16 رمضان المبارک 1446ھ / 11 تا 17 مارچ 2025ء

اس شمارے میں

اپنے حقیقی دشمن کو پہچانیے!

مساجد کی اہمیت

ٹرمپ ورلڈ آرڈر

امریکہ، یورپ اور عالم اسلام: عالمی منظر نامہ

قومی خزانہ کو نقصان پہنچانا قومی جرم ہے

استغفار کے فوائد وثمرات

رمضان میں بندے اور ربّ کا تعلق

''اور (اے نبی ﷺ!) جب میرے بندے آپؐ سے میرے بارے میں سوال کریں تو (ان کو بتا دیجیے کہ) میں قریب ہوں۔ میں تو ہر پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب بھی (اور جہاں بھی) وہ مجھے پکارے، پس اُنہیں چاہیے کہ وہ میرا حکم مانیں، اور مجھ پر ایمان رکھیں، تاکہ وہ صحیح راہ پر رہیں۔'' (البقرہ:186)

رمضان و قرآن اور صیام و قیام کا جو مشترک نتیجہ نکلے گا وہ یہ ہے کہ روح بیدار ہوگی، تقویت پائے گی اور اللہ کی طرف متوجہ ہوگی۔ اسی لیے مذکورہ آیت میں خوشخبری ہے کہ میں کہیں دور نہیں ہوں۔ مجھے تلاش کرنے کے لیے کہیں بیابانوں میں جانے اور پہاڑوں کی غاروں میں تپسیائیں کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں تمہارے بالکل قریب ہی ہوں، گویا ؎

دل کے آئینے میں ہے تصویرِ یار — جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

تمام قدیم مذاہب میں اللہ کے ساتھ بندوں کے ربط و تعلق کا مسئلہ ہمیشہ ایک لاینحل گتھی بنا رہا ہے۔ اکثر مذہبوں نے تو اللہ کو اتنا دور اور اتنا بعید فرض کر لیا ہے کہ اس تک براہِ راست رسائی گویا ممکن ہی نہیں۔ قرآن مجید نے اس وہم کو دور کر کے صاف صاف بتا دیا ہے کہ تم جسے دور سمجھ رہے ہو، وہ دور نہیں ہے، تمہارے بالکل قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کے لیے کہیں دور جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب چاہو اور جہاں چاہو اُس سے ہم کلام ہو جاؤ۔

اللہ تعالیٰ تک رسائی کے لیے تمہاری دعا کسی پوپ، کسی پادری، کسی پروہت، کسی پجاری، کسی پنڈت یا کسی پیر کے واسطے کی محتاج نہیں ہے۔ اللہ کا ربط و تعلق بندے کے ساتھ براہِ راست ہے۔ یہاں کسی واسطے کی ضرورت ہے ہی نہیں! ہاں البتہ اس تعلق کے مابین حجاب ہم خود ہیں۔ ہماری حرام خوری، ہماری غفلتیں حجاب بنی ہوئی ہیں۔ اپنی غفلتوں کا پردہ چاک کیجیے۔ اللہ کی جناب میں توبہ کیجیے! وہ ہر آن، ہر لحظہ آپ کی دعا کو سننے والا ہے۔ وہ ہمیشہ ہی قریب رہتا ہے اور رمضان میں تو اس عموم میں خصوص پیدا ہو جاتا ہے۔

عظمتِ صیام و قیام رمضان
ڈاکٹر اسرار احمد ؒ

مسجدِ اقصیٰ کی حرمت اور فلسطینی مسلمانوں کو اپنی دعاؤں میں شامل رکھیں!

روزِ قیامت ہر شخص اپنا بوجھ خود اُٹھائے گا

الہدیٰ — ڈاکٹر اسرار احمدؒ — 1125

سُورۃُ العَنکبُوت — بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ — آیات: 11، 12

وَلَیَعۡلَمَنَّ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَلَیَعۡلَمَنَّ الۡمُنٰفِقِیۡنَ ﴿۱۱﴾ وَقَالَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوۡا سَبِیۡلَنَا وَلۡنَحۡمِلۡ خَطٰیٰکُمۡ ؕ وَمَا ہُمۡ بِحٰمِلِیۡنَ مِنۡ خَطٰیٰہُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ ؕ اِنَّہُمۡ لَکٰذِبُوۡنَ ﴿۱۲﴾

آیت ۱۱: ﴿وَلَیَعۡلَمَنَّ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَلَیَعۡلَمَنَّ الۡمُنٰفِقِیۡنَ ﴿۱۱﴾﴾ ’’اور یقیناً اللہ ظاہر کر کے رہے گا، سچّے اہل ایمان کو بھی اور ظاہر کر کے رہے گا منافقین کو بھی۔‘‘

یعنی ابھی اس مرض کی ابتدا ہے۔ اگر ابھی تم نے اِس کے تدارک کی فکر نہ کی اور یہ روگ ابتدائی مرحلے سے آگے بڑھ گیا تو مہلک اور لاعلاج مرض (باقاعدہ منافقت) کی شکل اختیار کر جائے گا۔ یہاں ایک خصوصی نکتہ یہ ہے کہ مکّی قرآن کا یہ واحد مقام ہے، جہاں لفظ ’’منافق‘‘ آیا ہے۔

آیت ۱۲: ﴿وَقَالَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوۡا سَبِیۡلَنَا وَلۡنَحۡمِلۡ خَطٰیٰکُمۡ ؕ﴾ ’’اور یہ کافر کہتے ہیں اہل ایمان سے کہ تم ہمارے راستے کی پیروی کرو، ہم (آخرت میں) تمہاری خطاؤں کا بوجھ اُٹھا لیں گے۔‘‘

مکہ میں قبیلے کے بڑے بوڑھے ناصحانہ انداز میں نوجوانوں کو سمجھانے بیٹھ جاتے تھے کہ دیکھو برخوردار! تم نوجوان ہو، باصلاحیت ہو، خاندانی کاروبار کے وارث ہو، ایک مثالی کیریئر اور روشن مستقبل تمہارے سامنے ہے۔ مگر تم جذبات میں آ کر ایک ایسا راستہ اپنانے جا رہے ہو جس میں مشکلات، پریشانیوں اور افلاس کے سوا تمہیں کچھ بھی نہیں ملے گا۔ ہماری طرف دیکھو! ہم نے اس دنیا میں ایک عمر گزاری ہے، ہم نے یہ بال دھوپ میں سفید نہیں کیے، ہم زندگی کے نشیب و فراز اور نفع و نقصان کے تمام پہلوؤں کو خوب پہچانتے ہیں۔ اس نئے دین کی باتیں ہم نے بھی سنی ہیں، مگر ہم ان کو سن کر جذباتی نہیں ہوئے۔ ہم نے پوری سمجھ بوجھ سے ان باتوں کا تجزیہ کیا ہے اور پھر اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ ہمارا فائدہ اپنے پرانے طریقے اور اپنے باپ دادا کے دین کی پیروی میں ہی ہے۔ لہٰذا تم ہماری بات مانو اور اپنے پرانے طریقے پر واپس آ جاؤ۔ رہی بات آخرت کے احتساب کی تو اس کی ذمہ داری تمہاری طرف سے ہم اُٹھاتے ہیں۔ وہاں اگر کوئی سزا ہوئی تو وہ تمہاری جگہ ہم بھگت لیں گے۔

﴿وَمَا ہُمۡ بِحٰمِلِیۡنَ مِنۡ خَطٰیٰہُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ ؕ اِنَّہُمۡ لَکٰذِبُوۡنَ ﴿۱۲﴾﴾ ’’اور وہ نہیں اٹھانے والے ان کی خطاؤں میں سے کچھ بھی۔ یقیناً وہ جھوٹ بول رہے ہیں۔‘‘

درس حدیث — روزے میں معصیتوں سے پرہیز

عَنۡ اَبِیۡ ہُرَیۡرَۃ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ((مَنۡ لَمۡ یَدَعۡ قَوۡلَ الزُّوۡرِ وَالۡعَمَلَ بِہٖ فَلَیۡسَ لِلّٰہِ حَاجَۃٌ اَنۡ یَدَعَ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ)) (رواہ البخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’جو آدمی روزہ رکھتے ہوئے باطل کلام اور باطل کام نہ چھوڑے، تو اللہ کو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔‘‘ (صحیح بخاری)

تشریح: معلوم ہوا کہ اللہ کے ہاں روزے کے مقبول ہونے کے لیے ضروری ہے کہ آدمی کھانا پینا چھوڑنے کے علاوہ معصیات و منکرات سے بھی زبان اور دوسرے اعضاء کو باز رکھے۔ اگر کوئی شخص روزہ رکھے اور گناہ کی باتیں اور گناہ والے اعمال کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ کو اُس کے روزے کی کوئی پرواہ نہیں۔ روزے کا اصل مقصد یہ ہے کہ انسان اپنی خواہشاتِ نفسانی کو کچل دے اور اپنے نفس امارہ کو حق تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کا تابعدار بنا دے۔ اگر یہ مقصد حاصل نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کو روزہ دار کی بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی حاجت نہیں۔

ہفت روزہ — لاہور

ندائے خلافت

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تنظیم اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

10 تا 16 رمضان 1446ھ — جلد 34
11 تا 17 مارچ 2025ء — شمارہ 10

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: رضاء الحق

مجلس ادارت: فرید اللہ مروت • محمد رفیق چودھری • وسیم احمد باجوہ • خالد نجیب خان

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد — طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی
"دارالاسلام" ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقامِ اشاعت: 36-کے ماڈل ٹاؤن لاہور۔ 54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے

سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک 800 روپے
بیرونِ پاکستان
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (21,000 روپے)
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (16000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
"مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن" کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org

"ادارہ" کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

اداریہ
رضاء الحق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اپنے حقیقی دشمن کو پہچانیے!

گزشتہ دنوں وائٹ ہاؤس کے اوول آفس سے دنیا کو ایک تماشا براہِ راست دکھایا گیا۔ تجزیہ نگاروں کی دو طرح کی رائے ہے۔ کچھ کا خیال ہے کہ یہ سب ایک ڈراما تھا جس میں دو صدور جو اپنے دور کے اداکار بھی رہے ہیں، اُنہوں نے ایک طے شدہ سکرپٹ کے مطابق لگ بھگ 50 منٹ اداکاری کی۔ دوسروں کے مطابق حقیقتِ حال یہ ہے کہ یوکرائن کے صدر ولادیمیر زیلنسکی کو امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے طلب کیا اور پھر اُن کے ساتھ جو سلوک کیا گیا وہ ساری دنیا نے دیکھا۔ ہماری رائے میں یوکرائن کے صدر واقعتاً اپنے ملک کے لیے درد رکھتے ہیں۔ اُن کے المیے کا اصل آغاز قریباً 30 سال قبل اُس وقت ہوا تھا جب یوکرائن نے عالمی برادری کے کہنے پر اپنے ایٹمی اثاثہ جات روس کے حوالے کر دیئے تھے۔ قصہ کچھ یوں ہے کہ سوویت یونین کی شکست و ریخت کے بعد ایک طرف تو بچا کھچا روس کمزور ترین حالت میں تھا، جس پر بورس یلسن جیسا صدر بٹھا دیا گیا تھا۔ دوسری طرف سوویت یونین سے ٹوٹ کر علیحدہ ہونے والی ریاستوں میں قزاقستان، بیلاروس اور یوکرائن کے پاس نہ صرف ایٹمی ہتھیار موجود تھے بلکہ یوکرائن میں ایٹمی ہتھیار بنانے کی مکمل صلاحیت اور بہترین میزائل ٹیکنالوجی بھی موجود تھی۔ بعض تخمینوں کے مطابق یوکرائن اُس وقت 4500 کے لگ بھگ ایٹمی ہتھیاروں کا مالک تھا۔ ساڑھے 6 لاکھ مربع کلومیٹر پر پھیلے اِس ملک میں 20 کے قریب ایٹمی پلانٹ موجود تھے۔ اُس وقت روس، امریکہ اور مغربی یورپ کے بڑے ممالک نے یوکرائن کو یہ معاہدہ کرنے پر مجبور کیا کہ وہ اپنے ایٹمی ہتھیار روس کے حوالے کر دے، مستقبل میں اُس کے دفاع کی ذمہ داری یہ ممالک ادا کریں گے۔

27 سال بعد روس نے یوکرائن پر حملہ کر دیا۔ اس حملے کی ایک بڑی وجہ گزشتہ 27 برس کے دوران یوکرائن کی اعلیٰ قیادت کی حماقتیں بھی تھیں۔ 2004ء میں زرد انقلاب کے نام پر یوکرائن میں روس نواز حکومت کے خاتمے کی ایک کوشش کی گئی جس کو 2014ء میں پھر دہرایا گیا۔ اس کے 5 سال بعد یوکرائن کے صدر ہونے کا قرعہ زیلنسکی کے نام نکلا۔ 1991ء کے بعد یورپ اور امریکہ یوکرائن کو مسلسل یہ بتاتے رہے کہ اُسے روس سے تعلقات ختم کر کے اہلِ مغرب سے بہتر تعلقات استوار کرنے چاہئیں کیونکہ یہی اُس کے مفاد میں ہے۔ صدر زیلنسکی جو یوکرائن کے ایک مزاحیہ ٹی وی پروگرام میں صدر کا کردار ادا کر چکے تھے، حقیقت میں خود کو ایک بڑے ملک کا صدر ثابت نہ کر سکے۔ امریکہ، برطانیہ، فرانس اور جرمنی کے دباؤ میں آ کر یورپی یونین اور نیٹو میں شامل ہونے کا اعلان کر بیٹھے۔ صدر زیلنسکی ایک پاپولسٹ لیڈر رہیں (صدر ٹرمپ کی طرح)۔ اُن کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ روس اُن کے اس اعلان کا اتنا سخت ردِعمل دے گا۔ وہ یوکرائن کو ایک عظیم ملک بنانے کا نعرہ لگاتے رہے اور دوسروں کے کہنے پر اپنے ملک کی سلامتی اور بقاء کو داؤ پر لگا دیا۔

دوسری طرف صدر ولادیمیر پوتن 2000ء سے 2008ء اور پھر 2012ء سے اب تاحیات

روس کے صدر ہیں۔ اس سے قبل اور مابین وہ روس کے وزیراعظم بھی رہ چکے ہیں۔ پوتن کے روس نے اپنی کھوئی ہوئی ساکھ کو بحال کیا۔ 1991ء میں سوویت یونین کی شکست وریخت کے وقت وہ KGB کے افسر تھے۔ یہ وہی دور تھا جب روس کو زخمی ریچھ کہا جاتا تھا۔ صدر پوتن نے روس کی طاقت کو بحال کرنے میں فیصلہ کن کردار ادا کیا۔ 2008ء میں جارجیا نے بغاوت کا اعلان کیا تو پوتن کے روس نے اُسے نہ صرف جنگ میں شکست دی بلکہ وہاں مغرب مخالف حکومت قائم کر دی۔ روس دفاعی اور معاشی لحاظ سے ترقی کرتا رہا۔ اس حوالے سے اُسے چین کی صورت میں ایک بہترین اتحادی بھی میسر آ گیا۔ امریکہ اور یورپ نیٹو کے ذریعے روس گھیراؤ پالیسی پر عمل پیرا تھے اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے وہ نیٹو کے مشرق کی جانب پھیلاؤ کو از حد ضروری سمجھتے تھے۔ روس سمجھ چکا تھا کہ اگر اب بھی اُس نے اقدام نہ کیا تو اُس کی سلامتی اور بقاء کو شدید خطرہ درپیش ہوگا۔

زیلنسکی کے نیٹو میں شامل ہونے کی خواہش کے اظہار کے ساتھ ہی روس نے 24 فروری 2022ء کو یوکرائن کے سرحدی علاقوں پر حملہ کر دیا۔ اِن سرحدی علاقوں میں پہلے ہی زیلنسکی مخالف اور روس نواز گروہ کثرت کے ساتھ موجود تھے جنہوں نے روسی فوج کا بھرپور ساتھ دیا۔ اس حملے میں بیلا روس اور بعض اطلاعات کے مطابق کرائیمیا اور چیچنیا کے مجاہدین نے بھی روس کا ساتھ دیا۔ دوسری طرف امریکہ اور یورپی یونین نے زیلنسکی کے جلتے ہوئے یوکرائن کی ہر طرح سے مدد کرنے کی ٹھانی۔ امریکہ اب تک یوکرائن کو ساڑھے 300 ارب ڈالر کی امداد دے چکا ہے۔ یہ امداد پیسے اور ہتھیار دونوں صورتوں میں کی گئی۔ صدر ٹرمپ اور صدر پوتن کی ایک دوسرے کے لیے قبولیت بھی انتہائی حیرت انگیز ہے اور پہلے دورِ حکومت میں ٹرمپ کے مواخذہ کی ایک بنیاد اُن پر روس نوازی کا الزام بنا۔ اپنے پہلے دورِ حکومت میں ٹرمپ نے تین معاملات پر زور دیا۔ افغانستان سے امریکی فوج کا انخلاء، امریکہ فرسٹ (یعنی سفید فام نسل پرستی کی بنیاد پر پالیسیاں) اور اسرائیل کی غیر مشروط حمایت۔ 2024ء کے امریکی صدارتی انتخابات کی مہم کے دوران بھی ٹرمپ نے اِن ہی معاملات کو کچھ حک و اضافہ کے ساتھ اپنے منشور کا حصہ بنایا اور جنوری 2025ء میں امریکی صدر کے عہدے پر دوسری مرتبہ فائز ہونے کے بعد سے وہ اِن پر عمل پیرا ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ٹرمپ نے امریکی صدر کے طور پر اپنے دوسرے دورِ حکومت کا آغاز بھی اسرائیل نوازی سے کیا ہے۔ عرب ممالک کو سبز باغ دکھایا جا رہا ہے کہ غزہ کی تعمیرِ نو میں اُن کی کمپنیوں کو ٹھیکے دیئے جائیں گے۔ ٹرمپ اور اُس کے قریبی ساتھی (وقت کے قارون) ایلون مسک نے حال ہی میں "Gaza Riviera" کا منصوبہ پیش کیا ہے جس کے مطابق غزہ کی 20 لاکھ آبادی کو قریبی عرب ممالک میں منتقل کر کے غزہ کو لبنان اور دوبئی کے طرز پر عیاشی کا جدید ترین اڈا بنایا جائے گا۔ پھر اس کی ایک اے آئی سے بنی ویڈیو بھی جاری کر دی۔ فائدہ صرف اسرائیل کا ہے۔ گویا ٹرمپ کے نزدیک اب دنیا میں ہر جنگ کا ختم کیا جانا ضروری ہے تاکہ صرف اسرائیل اپنی جارحیت جاری رکھ سکے۔

اس پر عرب ممالک کیسے پیچھے رہتے..... ہر ایک ''عبدالطاغوت'' بننے میں ایک دوسرے پر سبقت لینا چاہتا ہے۔ مصر میں ایک اکٹھ جس میں یورپی یونین کے صدر اور او آئی سی کے سیکرٹری جنرل بھی موجود تھے، اُس میں عرب ممالک نے ٹرمپ کے غزہ منصوبہ کو 'مسترد' کرتے ہوئے ایک نئے منصوبے پر اتفاق کیا ہے۔ اس منصوبے میں اگرچہ غزہ کے شہریوں کو غزہ بدر تو نہیں کیا جائے گا لیکن اسرائیلی خواہشات کے عین مطابق غزہ کو ایک جدید شہر میں تبدیل کیا جائے گا اور تحریک مزاحمت کو غزہ بدر کر کے وہاں محمود عباس کی حکومت قائم کی جائے گی۔

بہرحال آج تمام مسلم ممالک بالخصوص عرب اُس ''**وھن**'' کی بیماری میں مبتلا دکھائی دیتے ہیں جس کی تشخیص ساڑھے 14 صدیاں قبل حدیث مبارکہ میں ''حب الدنیا و کراھیة الموت'' (دنیا کی محبت اور موت کا خوف) کے طور پر کر دی گئی تھی۔ ساڑھے 13 ماہ کی مسلسل اسرائیلی درندگی کے دوران خاموش مسلم ممالک کی اِن پھرتیوں نے ثابت کر دیا کہ پیرانِ حرم کی آستین بے ید بیضا تو ایک عرصے سے تھی ہی، اب نئے حرم تعمیر کرنے اور صنم تراشوانے کا ارادہ ہے۔ پھر یہ کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ٹرمپ نے روس کے ساتھ معاملات کافی حد تک طے کر لیے ہیں جس کا اندازہ شام سے روس کے خاموش انخلاء سے بھی ہوتا ہے۔ سعودی عرب میں امریکی اور روسی وزرائے خارجہ کی ملاقات ہوئی۔ شنید ہے کہ اگلے چند ہفتوں میں دونوں ممالک کے صدور کی ممکنہ ملاقات بھی سعودی عرب میں ہی ہوگی۔ کیا مسلم ممالک بھول گئے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ المائدہ کی آیت 51 میں خبردار کیا ہے کہ: (ترجمہ:) ''اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو اپنا دلی دوست (حمایتی اور پشت پناہ) نہ بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں سے جو کوئی اُن سے دلی دوستی رکھے گا تو وہ اُن ہی میں سے ہوگا، یقیناً اللہ ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔'' (المائدہ: 51)

یہاں اس بات کا بھی اضافہ کرتے چلیں کہ ٹرمپ دنیا کو ایک کاروبار ہی کے طور پر دیکھتا ہے۔ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ اس وقت امریکہ کا صدر ایک پراپرٹی ڈیلر ہے۔ ٹرمپ نے زیلنسکی کو بُلا کر بڑی چال چلنے کی کوشش کی ہے۔

امریکہ کی یوکرائن کو دی جانے والی اب تک کی تمام امداد کو قرضہ کی صورت میں پیش کر کے اُس کے بدلے یوکرائن کے وسیع معدنی وسائل پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ اوول آفس میں جھڑپ کا آغاز غالباً اسی نکتہ پر ہوا کہ زیلنسکی نے معاہدے پر دستخط کرنے سے قبل یہ شرط رکھ دی کہ ٹرمپ یوکرائن کی روس کے خلاف امداد کو جاری رکھنے کی ضمانت دے۔ تقریباً 50 منٹ کی اس گفتگو جس کے اختتام پر صدر زیلنسکی کو وائٹ ہاؤس سے نکال باہر کیا گیا جبکہ اس دوران صدر ٹرمپ، روسی صدر پوتن کے وکیل بنے رہے اور پھر یوکرائن کی امداد مکمل طور پر بند کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ اِس نوعیت کی دھوکہ دہی امریکہ اور خاص طور پر ٹرمپ کی سرشت میں شامل ہے۔ اس غیر معمولی ملاقات کو پوری دنیا کے ٹی وی اور سوشل میڈیا پر دکھایا گیا۔ گویا اُن تمام ممالک کو بھی پیغام دے دیا گیا جن کو دھمکی دینا مقصود تھا۔ صدر زیلنسکی خود کو حقیقتاً یوکرائن کا صدر سمجھ بیٹھے۔ حالانکہ اس ملاقات میں اُن کی حیثیت اُس غلام کی سی تھی جس کی آقا کے سامنے پیشی ہو۔ صدر زیلنسکی سے وہ کروایا گیا جو ہمارے معاشرے میں چودھری اپنے مزارعہ سے کرواتا ہے۔ اُسے دوسرے چودھری کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالنے کو کہتا ہے اور مزارعہ جب ایسا کر بیٹھتا ہے تو شاید کچھ عرصے تک تو اُس کی حفاظت کی جاتی ہے لیکن جب دونوں چودھریوں کے آپس کے تعلقات بحال ہونے کو آئیں تو مزارعہ اپنا سب کچھ کھو بیٹھتا ہے۔ صدر زیلنسکی کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔ ہمیں خدشہ ہے کہ صدر ٹرمپ دیگر ممالک کے ساتھ بھی ایسا ہی رویہ اپنائیں گے۔ یورپ کو انہوں نے صاف جواب دے دیا ہے۔ اب نیٹو اور یورپی یونین دونوں کا مستقبل انتہائی مخدوش دکھائی دیتا ہے۔ عرب ممالک کے ساتھ اپنے پہلے دورِ حکومت میں اُن کا رویہ انتہائی ہتک آمیز تھا۔ اُنہوں نے سعودی عرب میں بیٹھ کر دھمکی دی تھی کہ اگر امریکہ کی پشت پناہی نہ ہو تو بادشاہت 15 دن قائم نہ رہ سکے۔ دیگر کئی عرب ممالک کو اُن کے یہودی داماد جیرڈ کشنر نے ”ڈیل آف دی سینچری“ اور پھر ”ابراہم اکارڈ“ کے ذریعے اسرائیل سے تعلق قائم کرنے پر مجبور کیا۔ 7 اکتوبر 2023ء کے بعد اسرائیل نے ثابت کر دیا ہے کہ اُس کے نزدیک مسلم کے خون کی کوئی حیثیت نہیں۔ امریکہ نے ساڑھے 13 ماہ تک غزہ کے بچوں، عورتوں، بوڑھوں پر مسلسل وحشیانہ بمباری پر اسرائیل کا مکمل ساتھ دیا۔ آج نیتن یاہو کے ساتھ کھڑے ہو کر پہلے سے لکھی ہوئی تحریر کو پڑھ کر صدر ٹرمپ غزہ کی صورتِ حال کو یوں بیان کر رہے تھے جیسے وہاں امریکی اسلحہ کے اسرائیلی استعمال سے نہیں بلکہ کسی قدرتی آفت سے تباہی آئی ہو۔ مسلمان ممالک کو یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ یہ سب نظر کا دھوکا ہے۔ اسرائیل اپنے توسیعی منصوبہ (گریٹر اسرائیل) اور تھرڈ ٹیمپل کی تعمیر کے ناپاک ارادوں سے کبھی پیچھے نہیں ہٹے گا۔ وہ چاہتا ہے کہ دنیا کی توجہ ٹرمپ کے منصوبوں اور دیگر عالمی حالات کی جانب مبذول رہے اور اُسے کلین چِٹ اور بلینک چیک دونوں ملتے رہے ہیں۔

اہلِ پاکستان کو بھی اب چوکنا رہنا ہوگا۔ ایک ’شریف اللہ‘ کو پکڑ کر امریکہ کے حوالے کرنے سے کام بننے والا نہیں۔ اسرائیل نے 1967ء میں ہی پاکستان کو اپنا سب سے بڑا دشمن قرار دیا تھا۔ ہمارے ہاں سیکولر، لبرل طبقے اور این جی اوز کی جانب سے جو وقتاً فوقتاً یہ آواز اُٹھائی جاتی ہے کہ پاکستان جیسے غریب اور معاشی بدحالی میں گھرے ہوئے ملک کو آخر ایٹمی صلاحیت برقرار رکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ اِس کا جواب اوول آفس میں صدر زیلنسکی اور ٹرمپ کی ملاقات نے دے دیا ہے۔ اگر آج یوکرائن ایک طاقتور ملک ہوتا اور اُس نے اپنے ایٹمی اثاثہ جات دوسروں کے حوالے نہ کیے ہوتے تو وہ حقیقی معنوں میں امریکہ اور روس دونوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کر سکتا تھا۔ یہ ہمارے لیے مقامِ عبرت ہونا چاہیے۔ مملکتِ خداداد پاکستان کے حکمرانوں سے دست بستہ عرض ہے کہ دشمن دروازے پر پہنچ چکا ہے۔ اپنی گزشتہ سال کی کارکردگی کی تشہیر کو چھوڑیں۔ مقتدر حلقوں سے بھی گزارش ہے کہ جہاں اپنی ناکامی ہو اُسے ناکامی مانیں۔ ملک میں دہشت گردی کے خاتمے کی موجودہ پالیسی کامیاب نہیں ہو رہی۔ اس حقیقت کو تسلیم کر کے آگے بڑھیں۔

رمضان کے مبارک مہینے میں ہم سب مل کر اللہ سے توبہ کریں۔ ملک سے دہشت گردی کے عفریت کے خاتمے کے لیے خلوصِ نیت سے تمام سٹیک ہولڈرز مل کر پالیسی بنائیں۔ تمام فیصلے ملک وقوم کے مفاد میں کیے جائیں۔ خدارا اب خوابِ خرگوش سے جاگ جائیں۔ پاکستان کی نظریاتی اور جغرافیائی سرحدوں کی صحیح معنوں میں حفاظت صرف اُسی صورت میں ممکن ہے جب ملک کو ایک حقیقی اسلامی فلاحی ریاست بنایا جائے۔ عدلِ اجتماعی کے دینی تقاضوں کو پورا کیا جائے۔ اپنے حقیقی دشمن کو پہچانیے۔

اللہ تعالیٰ پاکستان کی حفاظت فرمائے۔ آمین!

مساجد کی اہمیت

(قرآن وحدیث کی روشنی میں)

مسجد جامع القرآن سیکٹر Q-4 گلشن معمار کراچی میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ ﷾ کے 28 فروری 2025ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

خطبۂ مسنونہ اور تلاوتِ آیاتِ قرآنی کے بعد!

مساجد اللہ تعالیٰ کا گھر ہیں اور ان کی دین میں بہت بنیادی اور مرکزی حیثیت ہے۔ تاریخ اسلام میں مساجد اللہ کی عبادت کے علاوہ اُمت کے سیاسی امور میں مشاورت کے مرکز کی حیثیت بھی رکھتی ہیں۔ یوں اسلامی نظام میں مساجد کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ اللہ کے دین پر عمل کرنے اور اللہ کے دین کی خدمت کے لحاظ سے مساجد کی تعمیر اور مساجد کو آباد کرنا بہت بڑی فضیلت کا حامل ہے۔ الحمدللہ، اللہ کی توفیق سے گلشن معمار کراچی میں انجمن خدام القرآن سندھ کے زیر اہتمام ایک نئی مسجد کی تعمیر کی اللہ نے توفیق دی اور آج جمعہ (28 فروری 2025ء) سے یہاں نمازوں کا آغاز ہورہا ہے۔ یہ اللہ کا شکر ہے کہ یہ سعادت ہمیں میسر آرہی ہے۔ جن لوگوں نے بھی اس کام میں کوشش اور محنت کی ہے یا حصہ ڈالا ہے، انہیں اللہ تعالیٰ اس کا عظیم اجر عطا فرمائے اور اس نیک کام کو اُن کے لیے توشۂ آخرت بنادے۔ آمین! یہ صدقہ جاریہ ہے اور ان شاءاللہ اس کا ثواب بانی تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کو بھی ملتا رہے گا جنہوں نے انجمن خدام القرآن اور تنظیم اسلامی کی بنیاد ڈالی۔ رمضان کے آغاز سے ہی دورۂ ترجمۂ قرآن اور خلاصہ مضامین قرآن کا سلسلہ بھی پاکستان بھر میں جگہ جگہ شروع ہو جائے گا۔ قرآن کو پڑھنا، سمجھنا اور اُس پر عمل کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے۔ اس حوالے سے ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان محافل میں شرکت کرے۔

مساجد کی فضیلت اور اہمیت کے حوالے سے قرآن مجید میں مختلف پیرایوں میں ذکر آتا ہے۔ سورۃ الجن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۝۱۸﴾ (الجن:18) ’’اور یہ کہ مسجدیں اللہ ہی کے لیے ہیں تو تم اللہ کے ساتھ کسی اور کو مت پکارو!‘‘

ساری زمین اللہ کی ہے مگر مساجد کو یہ سعادت حاصل ہے کہ ان کی نسبت اللہ نے اپنی طرف کی ہے کیونکہ یہ وہ مقامات ہیں جہاں اللہ کی عبادت کی جاتی ہے۔ سورہ قریش میں ہم پڑھتے ہیں:

﴿فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝۳﴾

’’پس انہیں بندگی کرنی چاہیے اس گھر کے رب کی۔‘‘

پوری کائنات کا خالق اور مالک اللہ تعالیٰ ہے لہٰذا وہی اس لائق ہے کہ صرف اُسی کی عبادت کی جائے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے اور نہ ہی اس کے سوا کسی کو معبود بنایا جائے۔ اس لحاظ سے مساجد کو یہ فضیلت اور سعادت حاصل ہے کہ یہ اللہ کی عبادت کے لیے مخصوص ہیں۔ شرعی لحاظ سے بھی ایک مرتبہ جہاں مسجد قائم ہو جائے تو وہ جگہ ہمیشہ کے لیے مسجد ہی رہے گی۔ زمین کا وہ ٹکڑا وہاں سے آسمان تک مسجد ہی قرار پائے گا۔ انبیاء ﷩ کو یہ سعادت حاصل ہوئی کہ انہوں نے مساجد قائم کیں۔ جیسا کہ خانہ کعبہ کے متعلق روایت ہے کہ اسے آدم علیہ السلام نے تعمیر کیا۔ پھر ابراہیم علیہ السلام نے اس کی ازسرِ نو تعمیر فرمائی۔ سورۃ البقرہ میں ہے:

مرتب: ابو ابراہیم

﴿وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ۭ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۱۲۷﴾ ’’اور یاد کرو جب ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ ہمارے گھر کی بنیادوں کو اٹھا رہے تھے۔ اے ہمارے رب! ہم سے یہ خدمت قبول فرمالے۔ یقیناً تو سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے۔‘‘

بیت المقدس کے مقام پر سب سے پہلے مسجد کی تعمیر سلیمان علیہ السلام کے ہاتھوں ہوئی۔ مسجد نبویؐ اور مسجد قُبا کی تعمیر سب سے پہلے اللہ کے آخری رسول ﷺ کے دست مبارک سے ہوئی۔ صحابہ کرام ﷢ کی جماعت نے اس تعمیر میں حصہ لیا۔ لہٰذا مساجد کی تعمیر، ان کو آباد کرنا، ان کی خدمت کرنا انبیاء کرام ﷩ کی سنت ہے۔ اگر آج ہم سے اللہ تعالیٰ یہ کام لے تو یہ بڑی سعادت کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی مزید توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

پیغمبر علیہ السلام نے مختلف اعتبارات سے مسجدوں کی اہمیت کو ہمارے سامنے رکھا ہے۔ کبھی اللہ کے پیغمبر ﷺ فرماتے ہیں بندہ وضو کر کے مسجد میں آتا ہے اور نماز ادا کرتا ہے، جس مقام پر وہ سجدے کرتا ہے وہاں فرشتے قیامت تک اُس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا: جس کو پنج وقتہ نماز کے لیے مسجد کی طرف آتے ہوئے دیکھو اس کے ایمان کی گواہی دو۔ غور کریں کہ بندے کو یہ سعادت مسجد کی وجہ سے حاصل ہو رہی ہے کہ جو پنج وقتہ نماز کے لیے مسجد میں آتا ہے اس کے ایمان کی گواہی اللہ کے رسول ﷺ دے رہے ہیں۔ اسی طرح ایک مشہور حدیث ہے جس میں اللہ نے سات قسم کے لوگوں کے متعلق فرمایا کہ وہ روز محشر اللہ کے عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن اللہ کے عرش کے سائے کے سوا کہیں سایہ نہ ہوگا۔ ان سات قسم کے لوگوں میں وہ بھی ہوں گے جن کے دل مساجد میں اٹکے رہتے تھے۔

انسانی وجود کے دو پہلو ہیں: ایک جسمانی اور دوسرا روحانی۔ جسم کی پرورش کے لیے جس طرح کھانا، پینا ضروری ہے، کھانے پینے کے لیے، رہائش، آرام وسکون کے لیے گھر اور غذائی سٹور ضروری ہیں اسی طرح روح کی پرورش کے لیے اللہ کا ذکر اور عبادت ضروری ہے اور اس کے لیے مساجد کی تعمیر ضروری ہے۔ جسم کو پرورش سے روکنا بھی ظلم ہے مگر اللہ تعالیٰ نے سب سے بڑا ظالم اس شخص کو قرار دیا جو لوگوں کو مساجد میں جانے سے روکتا ہے۔ اللہ کے ذکر اور عبادت سے روکنا سب سے بڑا ظلم ہے۔ مساجد ہماری روح کی بیداری اور نشوونما کا بہت بڑا ذریعہ ہیں۔ اسلامی ریاست جہاں بھی قائم ہوگی اس کے اولین فرائض میں نماز کے نظام کو قائم کرنا ہوگا۔ فرمایا:

﴿اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝۴۱﴾ (الحج) ’’وہ لوگ کہ اگر انہیں ہم زمین میں تمکن عطا کردیں تو وہ نماز قائم کریں گے اور زکوٰۃ ادا کریں گے اور وہ نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے اور تمام امور کا انجام تو اللہ ہی کے قبضۂ قدرت میں ہے۔‘‘

ریاست کا نماز قائم کرنا، بندے کے نماز ادا کرنے جیسا ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ ریاست کے ذمے باقاعدہ نماز کا نظام قائم کرنا ہے۔ نماز کا نظام قائم کرنے کے لیے ریاست کی سب سے پہلی ذمہ داری یہ ہوتی ہے کہ وہ مساجد تعمیر کروائے۔ آج تو ہماری مجبوری ہے کہ ہم خود چندہ اکٹھا کر کے مساجد تعمیر کرتے ہیں لیکن جب اسلامی ریاست قائم ہوگی تو مساجد کی تعمیر، اُن کا نظام چلانا، لوگوں کو نماز کے لیے لانا ریاست کی ذِمہ داری ہوگی۔ صرف اتنا ہی نہیں بلکہ اسلامی ریاست میں جمعہ کا خطبہ دینا بھی حکمرانوں کے ذمہ ہوتا ہے، عید کا خطبہ بھی حکمران دے گا، نمازِ عید بھی حکمران پڑھائے گا۔ جس علاقے میں بھی جامع مسجد ہوگی وہاں کا امیر، حاکم یہ ذمہ داری نبھائے گا۔ اسی طرح مساجد کے امام، منتظمین، موذن، معلمین کی تنخواہیں اور مساجد کا تمام تر نظام چلانے کے لیے حکومت ذِمہ دار ہوگی۔ یہ سب کام اللہ کے رسول ﷺ اور صحابہ کرام ؓ نے اپنے دور میں کیے ہیں۔

آج گورنمنٹ کے پاس اخبارات میں حکمرانوں کی تشہیر کے لیے بڑے بڑے اشتہارات کے لیے تو کروڑوں روپے کے فنڈز ہوتے ہیں، کھیل کود، کرکٹ، میلہ موسیقی اور دیگر غیر شرعی کاموں کے لیے کروڑوں روپے کا بجٹ ہوتا ہے مگر مساجد کی تعمیر، مساجد کا انتظام چلانے کے لیے اُن کے پاس کچھ نہیں ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!

مساجد کی تعمیر اور ان کو آباد کرنا روح کی بیداری کے لیے ضروری ہے۔ روح کی بیداری مسلم معاشرے کی بیداری ہے۔ آج اُمت مسلمہ کے تمام مسائل اور مصائب کا حل مسلم معاشرے کی بیداری میں ہے۔ مساجد آباد ہوں گی، پنج وقتہ نمازوں کا اہتمام ہوگا، قرآن کی تعلیم کا اہتمام ہوگا، خطباتِ جمعہ کا اہتمام ہوگا، تذکیر و تزکیہ کا اہتمام ہوگا، قرآن کو سننے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کا اہتمام ہوگا تو مسلم معاشرے میں بیداری پیدا ہوگی۔ اس لحاظ سے مساجد کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ حضور ﷺ کے زمانے میں تو ریاستی امور کو بھی مسجد میں بیٹھ کر چلایا جاتا تھا، سیاسی مشورے بھی مسجد میں ہوتے تھے۔ جہاد و قتال کی تیاریاں بھی مسجد میں ہوتی تھیں۔ اسلامی معاشرے میں مہمانوں کو بھی مساجد میں ٹھہرایا جاتا تھا۔ سفارت کاری کے فرائض بھی مساجد میں انجام پاتے تھے۔ گویا مسجد کو اُمت مسلمہ کے تمام امور کو چلانے کے لیے ایک مرکز کی اہمیت حاصل تھی۔

یوم الجمعہ کی اہمیت

جمعہ کے دن کی اسلام میں بڑی فضیلت اور اہمیت ہے۔ قرآن مجید کی ایک پوری سورۃ کا نام بھی الجمعہ ہے۔ پچھلی اُمتوں کے لیے ہفتہ اور اتوار کا دن مخصوص تھا۔ موجودہ اُمت کے لیے جمعہ کا دن مخصوص ہے۔ بالخصوص نمازِ جمعہ اور خطبۂ جمعہ کے دوران کوئی دوسرا کام نہیں کرنا چاہیے۔ احادیث رسول ﷺ میں نماز جمعہ کے لیے پہلے وقت میں آنے کی زیادہ فضیلت بیان ہوئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جمعہ کا خطبہ ایک طرح سے مسلمانوں کی تذکیر اور یاددہانی کے لیے ہوتا ہے۔ پورا ہفتہ ہم دنیوی کاموں میں مصروف رہتے ہیں، دین کے تقاضوں کے حوالے سے، دینی فرائض کے حوالے سے ہم کئی چیزیں بھول جاتے ہیں کیونکہ بالآخر انسان خطا کا پتلا ہے، بھول جاتا ہے۔ اُس کی ذمہ داریوں کی یاددہانی کے لیے، اس کی روح کی بیداری کے لیے، اللہ سے تعلق کو تازہ کرنے کے لیے یاددہانی ضروری ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دلوں کو زنگ لگ جاتا ہے جیسے لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ ﷺ! یہ دلوں کا زنگ کیسے دور ہوگا۔ حضور ﷺ نے دو باتیں بیان فرمائیں کہ کثرت سے قرآن کی تلاوت اور کثرت سے موت کا ذکر کرنا، موت کو یاد رکھنا دلوں کے زنگ کو دور کر دیتا ہے۔

جمعہ کے دن کی یہ فضیلت ہے اس دن خطبۂ جمعہ میں قرآن کو بیان کیا جائے، حدیث میں ہے کہ: ((کان یقراء القرآن ویذکر الناس)) ’’اللہ کے رسول ﷺ جمعہ کے خطبہ میں قرآن کی تلاوت فرماتے تھے اور لوگوں کو نصیحت فرماتے تھے۔‘‘

عام دنوں میں نماز ظہر میں چار رکعت فرض ادا کرنا ہوتے ہیں لیکن نماز جمعہ میں دو رکعت فرض نماز ادا ہوتی ہے تاکہ باقی دو رکعت فرض نماز کی جگہ دو خطبات دیئے جائیں گے۔ ہمارے علماء کرام اور خطباء کو بھی چاہیے کہ وہ اس سنت کو دوبارہ زندہ کرتے ہوئے خطباتِ جمعہ میں زیادہ سے زیادہ قرآن کی تعلیم کو ترجیح دیں۔ قرآن کا ترجمہ و تشریح بیان کریں۔ حضور ﷺ خطبہ جمعہ میں قرآن سے واعظ کرتے تھے۔ یہ بات یاد رہے کہ آذان سے قبل جو مقامی زبانوں میں تقاریر کی جاتی ہیں وہ اپنی جگہ اہمیت کی حامل ہیں لیکن خطبات جمعہ کا بدل نہیں۔

تعلیم یہ ہے کہ جمعہ کے دن غسل کر کے، صاف ستھرے کپڑے پہن کر اور خوشبو لگا کر آؤ کیونکہ پاکیزگی اللہ کو پسند ہے اور روح کی بیداری کے لیے بھی پاکیزگی ضروری ہے۔ جتنے پاک صاف ہو کر آؤ گے تو اتنا ہی قرآن اثر کرے گا۔ جسم کی پاکیزگی کے ساتھ ساتھ دل کی پاکیزگی بھی ضروری ہے، دل میں جتنا تقویٰ ہوگا اتنی ہی قرآن سے ہدایت حاصل ہوگی۔ اسی طرح فرمایا کہ جمعہ کے دن سورۃ الکہف کی تلاوت کرنی چاہیے جو فتنۂ دجال سے بچنے کے لیے اہم ہے۔ اسی طرح جمعہ کی شب اور جمعہ کے دن کثرت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ پر درود وسلام بھیجنے کا اہتمام کیا جائے۔ اس کی تلقین حضور ﷺ نے فرمائی اور قرآن میں بھی حکم ہے:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿٥٦﴾ ﴾

(الاحزاب: 56) ’’یقیناً اللہ اور اُس کے فرشتے رحمتیں نازل کرتے ہیں نبی (ﷺ) پر۔ اے ایمان والو! تم بھی آپ پر رحمتیں اور سلام بھیجا کرو۔‘‘

جمعہ کے دن دعاؤں کی قبولیت کے لحاظ سے بھی ایک بہت اہم وقت ہوتا ہے جو خطابِ جمعہ کے آغاز سے شروع ہو کر نماز تک ہوتا ہے۔ اس دوران دل میں بھی دعا مانگی جا سکتی ہے۔ ایک رائے کے مطابق جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد بھی قبولیتِ دعا کا وقت ہوتا ہے۔

رمضان المبارک

حضور ﷺ کا معمول تھا کہ رجب کا چاند دیکھ کر دعا فرمایا کرتے تھے: ’’یارب! رجب اور شعبان میں برکت دے اور ہمیں رمضان تک پہنچا دے۔‘‘ حضور ﷺ سے بڑھ کر پرہیز گار اور معصوم کون ہوگا مگر آپ ﷺ دو ماہ پہلے سے رمضان کی تیاری شروع کر دیتے تھے۔ شعبان کے مہینے میں کثرت سے روزے رکھتے تھے۔ اس طرح حضور استقبالِ رمضان کا خصوصی اہتمام فرماتے۔ ہمارے ہاں بھی تنظیم اسلامی اور انجمن ہائے خدام القرآن کے زیرِ اہتمام استقبالِ رمضان کے پروگرام ہوتے ہیں جن میں رمضان کی برکتوں اور رحمتوں سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کے لیے پہلے سے ذہنی طور پر تیار ہونے کی تربیت کا اہتمام ہوتا ہے۔ روزہ کا اصل مقصد تقویٰ کا حصول ہے ورنہ اللہ تعالیٰ ہمارے بھوکے پیاسے رہنے کا طالب نہیں ہے۔ اللہ چاہتا ہے کہ روزہ رکھ کر ہمارے اندر تقویٰ پیدا ہو اور ہم قرآن سے زیادہ سے زیادہ ہدایت حاصل کر سکیں۔ یہ ہدایت اور تقویٰ ہماری اُخروی کامیابی کے لیے ضروری ہے۔ اس لحاظ سے رمضان میں گویا ہم اپنی اصل اور حقیقی زندگی میں کامیابی کے لیے کوشش کرتے ہیں۔ لیکن آج بدقسمتی سے رمضان کو کھانے پینے، فیسٹیول، رمضان ٹرانسمیشن اور ملے گلے کا مہینہ سمجھ لیا گیا ہے۔ حالانکہ کھانا پینا اور دنیا کی زندگی کے لیے جینے کی صلاحیت تو جانوروں کے پاس بھی ہے۔ انسان اشرف المخلوقات ہے اور رمضان روح کی بیداری کے لیے ہے تاکہ حقیقی معنوں میں اشرف المخلوقات بن سکے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ کتنے روزے دار ایسے ہیں جن کو بھوک اور پیاس کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ جس نے روزہ رکھ کر بھی جھوٹ بولنا نہ چھوڑا، حرام اور معصیت کے کاموں کو

نہ چھوڑا، اللہ کو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی کوئی حاجت نہیں۔ روزہ کا اصل حصول تقویٰ ہے اور تقویٰ ہدایت کے لیے ضروری ہے۔ دن کے روزے سے تقویٰ حاصل ہوتا ہے اور پھر جب رات کا قیام قرآن کے ساتھ ہوگا تو ہدایت حاصل ہوگی۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ﴾ (البقرۃ: 185) ''رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا، لوگوں کے لیے ہدایت بنا کر اور ہدایت اور حق و باطل کے درمیان امتیاز کی روشن دلیلوں کے ساتھ۔''

انسان کو حقیقی کامیابی اور فلاح کے لیے ہدایت کی ضرورت ہے اور اصل ہدایت قرآن مجید ہے جس کو رمضان میں نازل کیا گیا۔ قرآن مجید پڑھیں گے، سمجھیں گے تو ہدایت حاصل ہوگی۔ اس لیے رمضان میں رات کا قیام بھی ضروری سمجھا گیا۔ حضور ﷺ تو عام دنوں میں بھی ایک تہائی، دو تہائی رات نماز تہجد پڑھتے تھے اور اس میں قرآن کی تلاوت فرماتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رمضان میں نماز تراویح میں قرآن کی سماعت کا اہتمام کرتے تھے۔ اس کی فضیلت اور اہمیت احادیث سے بھی واضح ہے۔ ایک حدیث میں فرمایا:

((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) ''جس نے رمضان کے روزے ایمان اور خالص نیت کے ساتھ رکھے اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے گئے۔''

اسی طرح دوسری حدیث میں فرمایا:

((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) ''جس نے رمضان کی راتوں میں ایمان اور احتساب کے ساتھ قیام کیا اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے۔''

اللہ کے پیغمبر ﷺ جو اجر روزے کا بیان فرما رہے ہیں وہی اجرات کے قیام کا بھی بیان فرما رہے ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جس طرح دن کے روزے کا اہتمام کرتے تھے اسی طرح رات کے قیام کا بھی اہتمام کرتے تھے۔

ایک حدیث میں ہے کہ روزہ اور قرآن دونوں روزِ قیامت بندے کی شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا: اے اللہ! میں نے اس کو کھانے پینے اور نفسانی خواہشات سے روکے رکھا۔ اس بندے کے حق میں میری سفارش قبول فرما۔ قرآن عرض کرے گا: اے اللہ! میں نے اس کو راتوں میں سونے سے روکے رکھا۔ اس بندے کے حق میں میری سفارش قبول فرما۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا: ''ان کی سفارش بندے کے حق میں قبول ہے''۔

آج 99 فیصد لوگوں کو معلوم ہی نہیں کہ قرآن میں لکھا کیا ہے۔ بے شک تلاوت کا بھی ثواب ہے لیکن قرآن کو سمجھنے کی اپنی اہمیت ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ قرآن کو سمجھنے کی کوشش کرنا 100 رکعت نفل نماز سے زیادہ افضل ہے (ابن ماجہ)۔ بانی تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے دورۂ ترجمۂ قرآن کا آغاز کیا جس میں نماز تراویح کے دوران جو قرآن سنا جاتا ہے اس کا ترجمہ اور مختصر تشریح نماز تراویح کے وقفے کے دوران بیان کی جاتی ہے۔ دورۂ ترجمۂ قرآن کے دوران روزانہ چند گھنٹے قرآن کو سمجھنے میں لگیں گے اور رمضان کی 29 راتوں میں اللہ کی توفیق سے کل 130 سے 140 گھنٹے مکمل ہوں گے۔ اس میں تلاوت، ترجمہ اور مختصر تشریح تینوں چیزیں شامل ہوں گے۔ اس طرح تہرا ثواب ملتا ہے اور سب سے بڑی بات قرآن جس مقصد کے لیے نازل ہوا وہ ہدایت کا حصول ہے۔ آج اُمت کے زوال کا اصل سبب یہی ہے کہ ہم نے قرآن کو چھوڑ دیا ہے۔ حدیث میں ہے:

((إِنَّ اللهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ آخَرِينَ)) ''بے شک اللہ اس قرآن کی بدولت قوموں کو عروج دے گا اور اس کو ترک کر دینے کی وجہ سے قوموں کو ذلیل اور رسوا کر دے گا۔''

آج اگر یہ اُمت قرآن کے ساتھ دوبارہ اپنا تعلق قائم کر لے اور اس سے ہدایت اور رہنمائی حاصل کرنا شروع کر دے تو اللہ تعالیٰ اُس کو دوبارہ غلبہ اور عروج عطا فرمائے گا۔ اس لحاظ سے بہترین موقع ہے کہ ہم رمضان کی راتوں کو قرآن کے ساتھ گزاریں۔ دورۂ ترجمۂ قرآن میں شامل ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت کے حصول کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! ❁❁❁

پریس ریلیز 7 مارچ 2025ء

صدر ٹرمپ کا صدر زیلنسکی کے ساتھ سلوک سب کے لیے مقامِ عبرت ہونا چاہیے
امریکہ کو خطے میں دوبارہ دعوت دینے کے انتہائی سنگین نتائج ہوں گے

شجاع الدین شیخ

صدر ٹرمپ کا صدر زیلنسکی کے ساتھ سلوک سب کے لیے مقامِ عبرت ہونا چاہیے۔ امریکہ کو خطے میں دوبارہ دعوت دینے کے انتہائی سنگین نتائج ہوں گے۔ ان خیالات کا اظہار تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کیا۔ اُنہوں نے کہا کہ گزشتہ دنوں پوری دنیا نے سفارتی تاریخ کا ایک انوکھا واقعہ دیکھا جب صدر ٹرمپ نے یوکرائن کے صدر زیلنسکی کو وائٹ ہاؤس کے اوول آفس میں طلب کیا اور پھر ٹرمپ اور اُن کے ساتھیوں نے مل کر اُن کی خوب بے عزتی کی۔ یوکرائن کے صدر جس امریکی امداد کی امید لے کر ٹرمپ سے ملاقات کے لیے گئے تھے نہ صرف وہ نہ ملی بلکہ امریکہ نے اب تک یوکرائن کو دیئے گئے تقریباً ساڑھے 300 ارب ڈالر کی امداد کو یک طرفہ طور پر قرض میں بدل دیا۔ اس کے بدلے میں یوکرائن کے صدر سے اُن کے ملک کے تمام معدنی وسائل مانگ لیے۔ حقیقت یہ ہے کہ آج یوکرائن کی یہ حالت اس لیے ہوئی ہے کہ اُس نے تقریباً 30 برس قبل اپنے تمام ایٹمی اثاثہ جات اور میزائل ٹیکنالوجی کو ایک معاہدے کے تحت روس کے حوالے کر دیا تھا۔ امریکہ، یورپی ممالک اور روس نے اُس معاہدے میں یوکرائن کے دفاع کی ضمانت دی تھی۔ اگر یوکرائن کے پاس ایٹمی صلاحیت ہوتی تو 2022ء میں روس اُس پر حملہ کرنے کی جرأت نہ کر سکتا۔ امیر تنظیم نے کہا کہ پاکستان کے سیکولر، لبرل طبقہ اور این جی اوز کی جانب سے وقتاً فوقتاً جو یہ سوال اُٹھایا جاتا ہے کہ معاشی طور پر تباہ حال پاکستان کو آخر ایٹمی صلاحیت برقرار رکھنے کی کیا ضرورت ہے اُس کا جواب چند روز قبل اوول آفس کے واقعہ نے دے دیا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ پہلے بھی پاکستان کے حکمرانوں اور مقتدر حلقوں کے افغانستان میں امریکی جنگ میں کودنے کے فیصلہ نے ملک کو اس قدر نقصان پہنچایا کہ اُس کا آج تک ازالہ نہیں ہو سکا۔ آج پھر کسی 'شریف اللہ' کو پکڑ کر امریکہ کے حوالے کرنے یا امریکہ کو خطے میں دہشت گردی ختم کرنے کے لیے تعاون کے نام پر واپس بلانے میں ملک اور خطے کا کوئی مفاد نہیں۔ امریکہ کے سابق وزیر خارجہ ہنری کسنجر نے بالکل درست کہا تھا کہ امریکہ کا دشمن تو بچ سکتا ہے، اُس کا 'دوست' نہیں بچ سکتا۔ لہٰذا امریکہ سے دوستی کے خواب دیکھنا بند کریں۔ امریکہ کی دوستی نے ماضی میں بھی پاکستان کو صرف نقصان ہی پہنچایا ہے۔ دہشت گردی کے خلاف حکومت اور مقتدر حلقوں کی موجودہ پالیسی ناکام ہوتی دکھائی دے رہی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام سٹیک ہولڈرز کو اعتماد میں لے کر ملک و قوم کے مفاد میں تمام مسائل کے حل کے لیے پالیسی وضع کی جائے۔ پاکستان کا قیام بھی اسلام کی بنیاد پر ہوا تھا اور اُس کے بقاء کے لیے بھی اسلامی نظام کا نفاذ ناگزیر ہے۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کے ہر خاص و عام کو صدر ٹرمپ کے صدر زیلنسکی کے ساتھ سلوک سے عبرت حاصل کرنے اور اپنے حقیقی دشمن کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

ٹرمپ ورلڈ آرڈر

ابو موسیٰ

ڈونلڈ ٹرمپ نے 2024ء میں اپنی انتخابی مہم میں جو کچھ کہا تھا اور امریکی صدر بننے کی صورت میں اپنے جس طرح کے عزائم کا بانگ دہل اعلان کیا تھا، اُس سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ ایک روایت شکن صدر ثابت ہوں گے۔ اگر اُن کی انتخابی مہم میں کی جانے والی تقاریر کے خلاصہ یا مفہوم کو راقم اپنے الفاظ پہنائے تو وہ کچھ یوں ہے کہ دنیا جائے بھاڑ میں، میں وہ کچھ کروں گا جو امریکہ کے مفاد میں ہوگا، چاہے کسی کو اچھا لگے یا بُرا، جس کے لیے اُنہوں نے الفاظ استعمال کیے تھے: ''America-First''۔

پاکستان کے سیاسی پس منظر میں یہ سیاسی نعرے ہوتے ہیں جو انتخابی مہم کے دوران لگائے جاتے ہیں لیکن جو لوگ امریکہ کے سیاسی کلچر کو سمجھتے تھے اور ڈونلڈ ٹرمپ کی شخصیت سے کچھ آشنائی رکھتے تھے وہ کہہ رہے تھے کہ اگر ٹرمپ صدر منتخب ہوگیا تو کچھ نیا ضرور ہوگا۔ اور اب جبکہ ٹرمپ امریکہ کے صدر بن چکے ہیں تو وہ سیاسی اور سفارتی میدان میں کرکٹ کی زبان میں چھکے پر چھکا لگا رہے ہیں اور حریف ہی نہیں حلیف بھی اُن کے باؤنسرز سے اپنے سر بچا رہے ہیں اور ایک حلیف جو روس کو للکار رہا تھا وہ تو وائٹ ہاؤس میں بُری طرح ''زخمی'' ہو کر بمشکل جان بچا کر نکلا ہے بلکہ ایک ملاقات میں تلخ گفتگو کے بعد اُسے وہاں سے نکل جانے کا حکم دیا گیا۔

بہتر تو یہی ہے کہ بات کا آغاز وائٹ ہاؤس میں ہونے والے اس ڈرامے سے کیا جائے۔ پس منظر اس کا کچھ یوں ہے کہ جب 2022ء میں روس نے اپنے تحفظ کو سامنے رکھتے ہوئے یوکرائن پر حملہ کیا تھا تو جس طرح اُس وقت کی ریاستِ امریکہ اور پورا یورپ قولی اور عملی طور پر یوکرائن کی پشت پر کھڑے ہوگئے تھے اور جس طرح یوکرائن میں اسلحہ کے ڈھیر لگا دیئے گئے تھے اور اپنے مالی وسائل یوکرائن پر نچھاور کیے گئے، ایسے میں یوکرائن کا کوئی بھی حکمران ہوتا اُس کے دماغ میں خناس پیدا ہونا ایک منطقی عمل تھا۔ اُس میں اضافہ اس لیے بھی ہوگیا کہ یوکرائن کا صدر زیلنسکی ماضی کا اداکار ہے لہٰذا معاملہ دو آتشہ ہوگیا۔ زیلنسکی میں ہوا بہت زیادہ بھر گئی، وہ اپنے پشت پناہوں سے ٹنوں اسلحہ اور اربوں ڈالر لے کر کہہ رہا تھا تم یوکرائن کے لیے کر کیا رہے ہو۔ پھر یہ کہ جب جنگ طویل ہوگئی تو زیلنسکی کا انداز یہ تھا کہ میں عالمی ہیرو ہوں، میری افواج کی بہادری اور جرأت سے روس جلد اور بڑی کامیابی حاصل نہیں کر پا رہا اور یہ میرا امریکہ اور پورے یورپ پر احسانِ عظیم ہے۔

اُدھر دوسری طرف ٹرمپ جنگوں کے خاتمے اور امریکہ کی عظمتِ رفتہ کو واپس لانے اور ایک بار پھر عظیم ترین قوت بلکہ سلطنت بنانے کے نعرے لگا کر امریکہ کا صدر بن گیا۔ اُس نے اپنی انتخابی مہم میں یہ بھی کہا تھا کہ اگر میں 2022ء میں امریکہ کا صدر ہوتا تو یوکرائن روس جنگ ہوتی ہی نہ اور اب میں جونہی امریکہ کا صدر بنوں گا، اس جنگ کو ختم کروا دوں گا۔ گویا زیلنسکی اور ٹرمپ کی سوچ میں زمین و آسمان کا فرق تھا۔ اس پس منظر میں اس متضاد ذہنی کیفیت کے ساتھ وائٹ ہاؤس میں دونوں رہنماؤں کی ایسی ملاقات ہوئی جس کی صدا سفارتی تاریخ میں صدیوں گونجتی رہے گی۔ ٹرمپ نے آتے ہی اپنے مہمان کو لباس پر اعتراض کر دیا کہ تم یہ کیسے کپڑے پہن کر آئے ہو تم سوٹ کیوں نہیں پہن کر آئے۔ زیلنسکی نے وردی پہنی ہوئی تھی۔ درحقیقت دونوں اپنے اپنے رویوں سے اپنے مقاصد کا اظہار کر رہے تھے۔ زیلنسکی وردی پہن کر بتا رہا تھا کہ وہ اور اُس کا ملک حالتِ جنگ میں ہیں اور صدر ٹرمپ کے کہنے کا مطلب تھا کہ میں جنگ کے خلاف ہوں، میں امن چاہتا ہوں۔ ٹرمپ نے اُسے کمزور ہونے اور امریکہ کا محتاج ہونے کا طعنہ دیا۔ زیلنسکی روس کے جارحیت پسند ہونے اور ظلم و درندگی کا ذکر کرتا رہا اور اپنی افواج کی بہادری پر زور دیتا رہا۔ ٹرمپ نے کہا کہ اگر امریکہ پشت پر نہ ہوتا، ہمارا اسلحہ اور پیسہ نہ ہوتا تو تم دو ہفتے میں ڈھیر ہو جاتے۔

راقم کی رائے میں ٹرمپ نے یہ سب کچھ سوچی سمجھی سکیم کے تحت کیا ہے۔ یہ سب کچھ میڈیا کے سامنے اس لیے کیا گیا کہ وہ ایک طرف امریکی عوام کو بتانا چاہتا تھا کہ میں تمہارے اور ریاست امریکہ کے مفاد کے لیے کس حد تک جا سکتا ہوں اور دوسری طرف دنیا کے وہ تمام ممالک جو امریکہ سے امداد لے کر اپنی سکیورٹی کو مضبوط بنانے میں لگے ہوئے ہیں، انہیں بتایا جائے کہ امریکہ سے سکیورٹی صرف اُس صورت میں حاصل کر سکتے ہو اگر اُس کے ہر حکم پر yes کہو گے۔ مزید برآں امریکہ کے اقتصادی مفادات کو پورا کرو گے، ہم تمہارے ملازم نہیں ہیں کہ تم پر مال بھی خرچ کریں اور تمہاری حفاظت کی ضمانت بھی دیں۔ ٹرمپ نے کھلے عام یوکرائن کے صدر سے الفاظ کی جنگ کر کے یورپ کو یہ پیغام دیا کہ وہ زمانہ لد گیا کہ جب امریکہ اپنے عوام کی شب و روز کی کمائی سے تمہاری کسی نہ کسی کمیونسٹ یا سوشلسٹ ریاست سے حفاظت کرتا تھا اور تم سکیورٹی کے حوالے سے امریکہ پر تکیہ کر کے اپنی تجارتیں اور کاروبار بڑھاتے چلے جاؤ اور امریکہ کو نیٹو کا بڑا بنا کر تم دنیا بھر سے لڑاتے رہو۔ امریکیوں کا مال اب صرف امریکہ پر خرچ ہوگا تمہیں اپنی سکیورٹی عزیز ہے تو اپنا خون پسینہ بہاؤ اپنے عوام سے ریونیو اکٹھا کرو۔ نیٹو کو اگر زندہ رکھنا ہے تو زیادہ سے زیادہ اس میں پیسہ لگاؤ۔ مفت کا مال کھانا چھوڑ دو۔ اگر امریکہ سے مفاد لینا چاہتے ہو تو بتاؤ اس کی قیمت کیا ادا کرو گے۔

اس میں تو کوئی شک نہیں کہ ریاستیں شروع سے اپنا ہی مفاد دیکھتی ہیں لیکن ٹرمپ اس حد تک چلا گیا ہے کہ کسی نے امریکہ سے ہیلو ہیلو کرنا ہے تو جیب ڈھیلی کرے۔ پہلے امریکہ "No free lunch" میں یقین رکھتا تھا اب امریکہ نے ایک پرانی ہندوستانی کہاوت کو اپنا لیا ''ہمارے ہاں آؤ گے تو کیا لاؤ گے اور ہم تمہارے ہاں آئیں گے تو کیا کھلاؤ گے'' ایک لحاظ سے دیکھا جائے تو ٹرمپ کا موقف حقیقت پسندانہ نظر آتا ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ امریکہ گزشتہ ایک صدی سے دنیا کا چودھری بننے کے شوق میں ٹریلین ٹریلین ڈالرز کا مقروض ہو چکا ہے۔ ایک دنیا امریکہ کو جھک جھک کر سلام کر کے اور اُس کی واہ واہ کر کے اُس کا مال کھا رہی تھی۔ ٹرمپ بے دریغ ہو کر درآمدات پر ٹیکس لگا رہا ہے زیادہ سے زیادہ غیر امریکیوں کو امریکہ سے باہر دھکیل رہا ہے۔ یہ بھی شنید ہے کہ وہ امریکی شہریت کی نیلامی بھی کرے گا جو غیر امریکی اتنی رقم دے وہ ہی امریکہ میں رہ سکے گا۔ امریکہ سرائے نہیں ہے جو منہ اُٹھائے چلا آئے۔ بہرحال ٹرمپ نے تمام شیڈول منسوخ کر کے زیلنسکی کو وائٹ ہاؤس سے نکال باہر کیا۔ لہٰذا نہ معدنیات کے حوالے سے کوئی معاہدہ ہوا جس پر دستخط ہونا تھے، نہ وائٹ ہاؤس میں مشترکہ پریس کانفرنس ہوئی اور زیلنسکی منہ بسورتے واپس چلا آیا۔ یورپ نے ٹرمپ کی اس نئی پالیسی بلکہ صحیح تر الفاظ میں امریکہ کے یوں منہ موڑنے اور سرد مہری کا سخت نوٹس لیا ہے اور لندن میں یورپی ممالک کی سربراہ کانفرنس ہوئی جس میں یوکرائن کے

صدر سے ہونے والے سلوک پر شدید احتجاج کیا گیا۔ زیلنسکی بھی لندن پہنچا اور وہاں اُسے گلے لگا کر یوکرائن کے ساتھ اظہارِ یکجہتی کیا گیا اور اُس کی ہر قسم کی امداد کا وعدہ کیا گیا۔ بعض سربراہان یہ بھی کہتے سنے گئے کہ ہم امریکہ کے بغیر اپنا تحفظ کر کے دکھائیں گے، ہم سیکورٹی کے حوالے سے امریکہ پر انحصار ختم کر دیں گے۔

برطانیہ نے آگے بڑھ کر یوکرائن کو ایک بڑی رقم امداد کی پیشکش بھی کر دی۔ ایک دو یورپی ممالک نے یوکرائن میں اپنی فوج بھیجنے کا اعلان بھی کر ڈالا۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ جن ممالک نے فوج بھیجنے کی بات کی گزشتہ نصف صدی میں وہ جنگ کے قریب بھی نہ پھٹکے تھے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان ساری ہمدردیوں کے باوجود زیلنسکی کے چودہ طبق روشن ہو چکے ہیں۔ اُس کا دماغ ٹھکانے آ گیا ہے، اُس نے ساری صورتِ حال کے حوالے سے ایک انتہائی معذرت خوانہ ٹویٹ کی ہے، جس پر اپنے جوابی رویے پر افسوس کا اظہار کیا ہے اور توقع کی ہے کہ امریکہ اور یوکرائن کے درمیان قدرتی معدنیات کے حوالے سے اب بھی معاہدہ ہو جائے گا۔ جس سے دونوں ممالک کو مالی فائدہ پہنچے گا اور ظاہر ہے ہماری جس زمین پر امریکی کام کر رہے ہوں گے وہاں روس حملہ کرنے کی جرأت نہیں کر سکے گا۔ لہٰذا ہماری سیکورٹی خود بخود ہو جائے گی۔ رہی بات نیٹو کا حصہ بننے کی تو اب یوکرائن اس کا حصہ بننے کا کوئی خواہش مند نہیں ہے۔ گویا روس کا مطالبہ بھی تسلیم کر لیا تاکہ اُس کے خدشات بھی دور ہو جائیں۔ راقم کے نزدیک یہ بھی طے شدہ بات سمجھنی چاہیے کہ وہ علاقے جہاں اس جنگ میں روس قبضہ کر چکا ہے وہ روس خالی نہیں کرے گا۔ درحقیقت ان علاقوں کے لوگ شروع سے ہی اپنا تعلق روس سے ظاہر کرتے ہیں اور ٹرمپ انتظامیہ بھی اپنی دلچسپی ان علاقوں تک محدود رکھے گی جہاں معدنیات پائی جاتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر یوکرائن نیٹو کا حصہ بننے کی خواہش سے اور اپنے اُن علاقوں سے دستبردار ہو جاتا ہے جن پر روس قبضہ کر چکا ہے تو ایسی صورت میں روس کا یوکرائن سے کیا جھگڑا رہ جاتا ہے۔

یوکرائن کو یورپ جیسے خیرخواہوں سے بھی دور رہنا چاہیے اس لیے کہ یورپین حکمران ایک طرف یوکرائن کو کہیں گے کہ چڑھ جا بچہ سولی، رام بھلی کرے گا اور دوسری طرف امریکہ سے کسی نہ کسی انداز میں اپنے تعلقات بہتر کر لیں گے کیونکہ انہیں امریکی سرپرستی کی آنے والے وقت میں ضرورت رہے گی۔ بہرحال اب تک کی صورتِ حال میں یورپ تلملا رہا ہے اور پیوٹن قہقہے لگا رہا ہے۔ البتہ امریکہ کو برطانیہ کے ایک سابق وزیراعظم کی اس بات کو بڑی سنجیدگی سے لینا چاہیے کہ ٹرمپ امریکہ فرسٹ کہہ کر جو کچھ کر رہا ہے اِس سے روس اور چین بہت فائدہ اٹھائیں گے۔ راقم کی رائے میں اُن کی بات میں وزن ہے کہ ٹرمپ کو ایسے اقدامات سے فوری طور پر تو شاید کچھ مالی فوائد حاصل ہو جائیں لیکن مستقبل میں وہ شدید مشکلات کا شکار ہو جائے گا۔ یورپ اور امریکہ میں باہمی اعتماد ختم ہو سکتا ہے جس سے دونوں کی سیکورٹی کو خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔

پاکستان کے بعض مبصرین اور دانشور سمجھتے ہیں کہ کسی ایک ملک کو دوسرے ملک پر حملہ کرنے کا حق نہیں۔ یہ حضرات بھول جاتے ہیں کہ روس نے کن حالات سے مجبور ہو کر اور اپنے ملک کو نیٹو کی کسی قسم کی دست درازی سے بچنے کے لیے یوکرائن پر حملہ کیا تھا۔ اور پھر یہ کہ یورپ کو اُس کی بدعہدی کا مزہ چکھایا ہے۔ اگر روس حملہ نہ کرتا تو زیلنسکی اچھل اچھل کر نیٹو کی طرف جا رہا تھا اور امریکہ یورپ اُس کی پیٹھ ٹھونک رہے تھے۔ یوکرائن کا نیٹو کا حصہ بننے کا مطلب یہ ہوتا کہ کل کلاں روس کا یوکرائن پر حملہ نیٹو کے رکن پر حملہ تصور ہوتا اور نیٹو کے تمام ممبران اُس حملے کا جواب دینے کا حق رکھتے۔ جہاں تک مغرب کی بدعہدی کا تعلق ہے وہ کچھ یوں تھی کہ گورباچوف کے دور میں جب سوویت یونین کی صورتِ حال خاصی بگڑ چکی تھی، مغرب مشرقی اور مغربی جرمنی کو متحد کرنا چاہتا تھا، اس پر مغرب نے احتیاط سے کام لیتے ہوئے سوویت یونین کے حکمران گورباچوف کو اعتماد میں لیا۔ گورباچوف اس شرط پر راضی ہوئے کہ مغرب اس کو بنیاد بنا کر نیٹو میں توسیع نہیں کرے گا اور مشرقی یورپ کے کسی ملک کو اس میں شامل کرنے کی کوشش نہیں کرے گا۔ لیکن اُس کے بعد جلد ہی سوویت یونین شکست و ریخت کا شکار ہو گیا تو مغرب نے سوویت یونین کی ٹوٹ پھوٹ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے مشرقی یورپ کے کچھ ممالک کو نیٹو کی طرف راغب کرنے کی کوشش کی۔ یوکرائن کو نیٹو میں لانا انہی کوششوں کے حوالے سے تھا، لیکن اب پیوٹن روس کو کھڑا کر چکا تھا۔ لہٰذا روس کے صدر پیوٹن نے آگے بڑھ کر مغرب کی اس کوشش کو بُری طرح ناکام بنانے کے لیے یوکرائن پر حملہ کر دیا۔ گویا روس کو کارنر کر کے اُسے مجبور کیا گیا کہ وہ اپنی سلامتی کے لیے قدم بڑھائے۔ اسے مغرب کی عہد شکنی کا نتیجہ کہا جا سکتا ہے۔

زیلنسکی کے ساتھ امریکہ میں جو سلوک ہوا ہے اس پر پاکستان کی موجودہ حکومت کے مخالفین خوشی سے اچھل رہے تھے کہ اب پاکستان کی باری ٹرمپ یہاں کے حکمرانوں کے ساتھ بھی یہی سلوک کرے گا۔ لیکن راقم کی رائے اس کے بالکل برعکس ہے۔ ٹرمپ نے پھر امریکہ فرسٹ کی بات کی ہے اس لیے کہ ہماری حکومت نے ایک ایسا قدم اٹھایا ہے جس نے پانسہ ہی پلٹ دیا ہے اور ٹرمپ نے کانگرس سے خطاب کرتے ہوئے بڑے جوش و خروش سے حکومت پاکستان کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ہم پاکستان کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اُس نے ایک دہشت گرد کو ہمارے حوالے کر دیا ہے۔ بات کچھ یوں ہے کہ جب 2021ء میں افغان طالبان فاتح کی حیثیت سے کابل میں داخل ہو رہے تھے تو کابل میں امریکی فوجیوں پر حملہ ہوا جس میں 13 امریکی فوجی ہلاک ہو گئے تھے۔ بعدازاں یہ کارروائی کرنے والا جسے امریکہ مبینہ طور پر داعش کا رکن قرار دیتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس ملزم کا تعلق واقعتاً داعش سے تو وہ امریکی فوجیوں پر حملہ کیسے کر سکتا ہے۔ آج کون اس حقیقت سے بے خبر ہے کہ داعش کس نے بنائی تھی اور کون آغاز سے ہی اس کا سرپرست ہے؟ ہیلری کلنٹن اور خود ٹرمپ یہ کہہ چکے ہیں داعش امریکہ کی بنائی ہوئی تنظیم ہے۔ لہٰذا ہو یہ رہا ہے کہ ایک طرف اس تنظیم کی سرپرستی کی جاتی ہے اور دوسری طرف دنیا بھر میں اکثر جگہوں پر جو دہشت گردی ہوتی ہے، اُسے داعش کے کھاتے میں ڈال دیا جاتا ہے۔

بہرحال پاکستان نے اس ملزم کو گرفتار کیا اور اپنی سابقہ روایت کے مطابق امریکہ کے حوالے کر دیا، جس پر صدر ٹرمپ نے کانگرس کے اپنے پہلے خطاب میں ذکر کیا اور پاکستان کا پُرجوش طریقے سے شکریہ ادا کیا۔

علاوہ ازیں امریکہ نیشنل سیکورٹی کے مشیر نے پاکستان کے نائب وزیراعظم اور وزیر خارجہ اسحاق ڈار کو شکریہ کا فون کیا اور اگلے روز کے اخبارات میں فخریہ طور پر یہ خبر شائع کرائی گئی۔ لہٰذا جو سیاست دان اور بالخصوص یوٹیوبرز اُچھل اُچھل کر کہہ رہے تھے کہ اب عمران خان رہا ہوا کہ ہوا۔ وہ خاطر جمع رکھیں، حکومتِ پاکستان نے امریکہ کے فوجی مارنے والے ایک مسلمان کو امریکہ کے حوالے کر کے امریکہ کی اتنی زبردست خدمت کی ہے کہ امریکہ یقیناً اُس کا بھرپور صلہ دے گا۔ البتہ حکومتِ پاکستان نے امریکہ کے ہاتھوں بلیک میل ہونے کا راستہ خود ہی کھول دیا ہے۔ اب جب بھی امریکہ پاکستان سے کوئی مفاد لینا چاہے گا۔ امریکہ عمران خان کو رہا کر دینے کا شور مچائے گا اور حکومتِ پاکستان مجبور ہو کر اُس کے مفاد کو یقینی بنائے گی کیونکہ حکومت عوام کا موڈ دیکھ کر یہ اچھی طرح جان چکی ہے کہ عمران خان کی رہائی حکومت کو دنوں میں ہست سے نیست میں تبدیل کر دے گی۔ گویا ٹرمپ ورلڈ آرڈر نافذ ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔ واللہ اعلم!

اسرائیل ایک آفت بن کر عربوں کے سروں پر کھڑا ہے لیکن عرب ممالک غافل ہیں: رضاء الحق

چونکہ ہم نسلی، لسانی اور فرقہ وارانہ بنیادوں پر بٹے ہوئے ہیں اس لیے نئے عالمی منظرنامہ میں مسلم ممالک میدان جنگ بنتے دکھائی دیتے ہیں: ڈاکٹر محمد عارف صدیقی

''امریکہ، یورپ اور عالم اسلام: عالمی منظرنامہ''

پروگرام ''زمانہ گواہ ہے'' میں معروف تجزیہ نگاروں اور دانشوروں کا اظہار خیال

میزبان: آصف حمید

سوال: اوول آفس میں امریکی صدر ٹرمپ اور یوکرائنی صدر زلینسکی کے درمیان بحث ہوئی۔ کیا یہ اتفاقیہ ہے یا کسی سوچے سمجھے منصوبے کے تحت سارا اسٹیج سجایا گیا؟ اس سے دنیا کو کیا پیغام دینا مقصود تھا؟

ڈاکٹر محمد عارف صدیقی: سٹیج شو میں ظاہر ہے کہ ڈرامے ہوتے ہیں اور ڈراموں میں ایکٹر کام کرتے ہیں۔ اس ڈرامے میں بھی دونوں طرف ایکٹرز تھے۔ زلینسکی اور ٹرمپ دونوں ایک زمانے میں ایکٹر تھے۔ زلینسکی نے تو ایک ٹی وی سیریل میں مزاحیہ کردار بھی ادا کیا۔ جب اس طرح کا ڈراما بین الاقوامی سیاست میں میڈیا پر دکھایا جائے تو اس کی ایک وجہ یہ ہوتی ہے کہ دنیا کی توجہ اصل ایشو سے ہٹادی جائے، لوگ ظاہری ڈرامے پر تجزیے کرتے رہیں اور در پردہ جو گیم چل رہی ہو وہ تکمیل تک پہنچ جائے۔ جو کہا جاتا تھا کہ مغرب کی دنیا بڑی مہذب ہے اُس کا پردہ بھی چاک ہو گیا۔ سب سے پہلے زلینسکی نے ٹرمپ کو دروازے پر انتظار کروا کر یہ پیغام دیا کہ ہم تمہارے غلام نہیں ہیں پھر سفارتی آداب اور پروٹوکولز پر لات مارتے ہوئے جو لباس پہن کر آتا ہے اس کا شکوہ ٹرمپ نے استقبال کرتے ہوئے کر دیا۔ پھر ٹرمپ کا اپنا نائب صدر اس کی بات ٹوک کر درمیان میں بات کرتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ان کے پیچھے بھی ماسٹر کوئی اور ہے۔ بہرحال اس میٹنگ میں صدیوں کے بنے ہوئے پروٹوکولز کو تہس نہس کر دیا گیا۔ اس سے پہلے برطانوی وزیراعظم کے ساتھ بھی ٹرمپ یہی سلوک کر چکا ہے جب اس نے برطانیہ کی طاقت جتانے کی کوشش کی تو ٹرمپ نے پوچھا: تم اکیلے روس سے لڑ سکتے ہو۔ اس پر برطانوی وزیراعظم شرمندہ ہو کر سر جھکائے بیٹھا رہا۔ گویا ٹرمپ اپنی باڈی لینگویج اور ڈانٹ ڈپٹ سے یورپ کو یہ پیغام دے چکا ہے کہ میں تم سب کو اپنی ٹھوکر پر رکھتا ہوں۔ وہ یورپین جنہیں ہم ترقی یافتہ ممالک کے درجہ اول کے شہری قرار دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہاں آزادی اظہار رائے اور پتا نہیں کیا کچھ ہے اپنی اس قدر تحقیر کے بعد سب مل کر محض دو اشاریہ چھ ارب ڈالرز یوکرائن کو بطور قرض دینے کا اعلان کرتے ہیں۔ حالانکہ اکیلا امریکہ

مرتب: محمد رفیق چودھری

یوکرائن کو 3.5 ارب ڈالرز دے چکا ہے۔ ہنری کسنجر نے کہا تھا کہ امریکہ کا دشمن تو اُس سے بچ سکتا ہے مگر اس کا دوست اس سے نہیں بچ سکتا۔ ٹرمپ نے ثابت کر دیا کہ امریکہ ایسا ہی کرتا ہے۔ ٹرمپ ایک ایسا خودکش بمبار ہے جو امریکہ کی کرسی صدارت پر بیٹھ گیا ہے اور جب یہ وہاں پھٹے گا تو اپنوں کو ہی نقصان پہنچائے گا۔ جہاں تک پیوتن کے ساتھ تعلق کا معاملہ ہے تو اس حوالے سے ٹرمپ پر کیس بھی چلے تھے کہ اس کی الیکشن مہم میں روسی پیسہ اور سوشل میڈیا ملوث تھا۔ اب وہ بات ثابت بھی ہو رہی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ دونوں کھلاڑی بیٹھ کر بہت سی چیزیں پہلے سے طے کر چکے تھے۔

سوال: یوکرائنی صدر نے میٹنگ میں جو نکات اُٹھائے یا جو اس کا موقف تھا اس میں کتنی سچائی تھی؟

رضاء الحق: کچھ تو یوکرائن کی اپنی ماضی کی غلطیاں ہیں۔ سب سے بڑی غلطی وہ تھی جب اس نے ایٹمی اثاثہ جات روس کو واپس کیے جو سوویت یونین کے ٹوٹنے کے بعد یوکرائن میں رہ گئے تھے۔ اس وقت امریکہ، یورپ اور روس نے یوکرائن کی حفاظت کی گارنٹی دی تھی لیکن بعد میں یوکرائن میں کبھی روس کی حمایت میں انقلاب آنا شروع ہو گئے اور کبھی نیٹو اور یورپ کی حمایت یافتہ حکومتیں بننے لگیں۔ ایسی ہی ایک یورپی حمایت یافتہ تحریک کے نتیجہ میں زلینسکی بھی یوکرائن کے صدر بن گئے اور اس کے بعد یوکرائن نے نیٹو کا ممبر بننے کی طرف پیش رفت کی جو کہ روس کے لیے ناقابل برداشت تھا۔ کیونکہ نیٹو کا سرپرست امریکہ ہے جس کی کوشش تھی کہ روس کا گھیراؤ کیا جائے۔ اسی کے ردعمل میں یوکرائن کی جنگ شروع ہوئی جس میں امریکہ نے کھل کر یوکرائن کی مدد بھی کی لیکن ٹرمپ کے دور میں ''سب سے پہلے امریکہ'' کی پالیسی پر عمل زیادہ ہوتا دکھائی دیتا ہے جس کے تحت امریکہ اب یورپ کی اُس طرح مدد نہیں کرے گا جیسے پہلے کرتا تھا۔ حالیہ واقعہ سے بھی یہی پیغام دیا گیا ہے کہ امریکہ نے جس کی بھی مدد کی ہے، اس سے جب چاہے گا واپس بھی لے گا اور حساب بھی پورا کرے گا۔ اگر امداد لینے والے امریکہ کے لیے کام نہیں کریں گے تو اُن کی مدد روک دی جائے گی۔ صدر ٹرمپ نے زلینسکی کو ایک معاہدہ پر دستخط کرنے کے لیے بلایا تھا جو کہ یوکرائن کی معدنیات کے حوالے سے تھا۔ یوکرائن کا جہاں گندم کی پیداوار کے لحاظ سے دنیا کے بڑے ممالک میں شمار ہوتا ہے، وہیں اس میں لیتھیم، ٹائٹینیم یورینیم اور مرکری کے بھی بہت بڑے ذخائر

موجود ہیں جو کہ مستقبل میں ٹیکنالوجی اور انرجی کے لحاظ سے بہت زیادہ اہمیت رکھتے ہیں کیونکہ آنے والا دور بیٹری سے چلنے والی گاڑیوں کا ہے جو لیتھیم کی بیٹریوں پر چلتی ہیں۔ پھر لیتھیم بیٹریوں کا استعمال تو لیپ ٹاپ اور سمارٹ فون میں بھی ناگزیر ہے۔ لیتھیم کے بڑے ذخائر ایک تو افغانستان میں ہیں اور اس کے بعد یوکرائن میں ہیں۔ افغانستان کے ساتھ تو چین کا معاہدہ ہو چکا ہے لہٰذا امریکہ کی کوشش ہے کہ یوکرائن کی معدنیات کو چین کی دسترس سے باہر رکھا جائے۔ پس پردہ یہ سب بھی عالمی سطح پر چل رہا ہے۔ ٹرمپ کی واضح پالیسی ہے کہ وہ صرف اسرائیل کی حمایت میں جنگ کا غیر مشروط ساتھ دے گا۔ باقی کسی کو کوئی خاص ترجیح نہ دی جائے گی۔ یہی معاملہ یوکرائن کے ساتھ ہے۔

سوال: جو یوکرائنی علاقے روس نے فتح کر لیے ہیں وہ یوکرائن کو واپس نہیں دیئے جائیں گے، یہ فیصلہ کرنے والا ٹرمپ کون ہوتا ہے؟ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ شام کے معاملے میں پس پردہ کوئی ڈیل ہو چکی ہو کیونکہ روس شام میں بشارالاسد کی مدد سے اچانک پیچھے ہٹ گیا اور بشارالاسد کی حکومت جاتے ہی اسرائیل نے شامی علاقوں پر قبضہ کرنا شروع کر دیا ہے؟

ڈاکٹر محمد عارف صدیقی: بظاہر ایسا ممکن نہیں ہے کہ دنیا کی دو بڑی حریف طاقتیں ایک دوسرے کے مفادات کا تحفظ کرنے لگ جائیں۔ یہ کچھ معاملات میں اور کچھ دیر کے لیے تو چل سکتا ہے لیکن ہمیشہ کے لیے نہیں۔ جیسا کہ سلطنت عثمانیہ کے خاتمہ کے بعد یورپی طاقتوں نے آپس میں بندر بانٹ کر لی تھی لیکن اس کے باوجود امریکہ اور روس میں طویل سرد جنگ جاری رہی۔ اسی طرح اگرچہ اس وقت یوکرائن کے معاملے میں روس اور امریکہ بیٹھ کر فیصلہ کر رہے ہیں۔ ہوسکتا ہے یوکرائن اور یورپی ممالک کی مرضی کے خلاف فیصلہ ہو بھی جائے لیکن یہ ہمیشہ کے لیے ایک دوسرے کے دوست نہیں رہیں گے۔ کہیں نہ کہیں ان کے مفادات ضرور ٹکرا رہے ہوں گے۔ چین نے الیکٹرک کارز میں خاصی ترقی کر لی ہے، روس بھی اس ٹیکنالوجی میں آگے بڑھ رہا ہے، اس لیے ان کو لیتھیم کی ضرورت ہے۔ لیکن ٹرمپ نے آتے ہی الیکٹرک کارز کی مخالفت کر دی ہے اور امریکی کمپنیوں اور سعودی عرب کو پہلے سے زیادہ تیل نکالنے کا آرڈر دے دیا ہے کیونکہ اسے معلوم ہے کہ چین اور روس لیتھیم کے ذخائر تک رسائی حاصل کر چکے ہیں۔

رضاء الحق: سوویت یونین کے خاتمہ کے بعد جب دنیا یونی پولر ہوگئی تھی تو اس کے بعد کچھ عرصہ تک امریکہ کا ورلڈ آرڈر چلتا رہا لیکن اب چین اور روس کی طاقت بڑھنے کے بعد دنیا یونی پولر نہیں رہی۔ لہٰذا اب بعض معاملات میں دنیا کی بڑی طاقتوں کو سمجھوتہ بھی کرنا پڑتا ہے۔ بظاہر ایسا ممکن ہے کہ یوکرائن اور شام کے معاملے میں روس اور امریکہ کے درمیان کوئی سمجھوتہ ہو لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ ٹرمپ کے جاتے ہی پالیسی بدل جائے۔

> **عالمی طاقتیں بے شک آپس میں سمجھوتہ کر لیں لیکن ان کی پراکسی جنگ کسی نہ کسی مسلم ملک میں چلتی رہے گی اور خونِ مسلم بہتا رہے گا جب تک مسلمان متحد نہیں ہو جاتے۔**

سوال: اب اس صورتحال میں کہ ایک طرف یورپی ممالک یوکرائن کے ساتھ کھڑے ہوگئے ہیں اور دوسری طرف امریکہ روس کے ساتھ کھڑا ہو گیا، کیا مستقبل میں کسی جنگ کا امکان ہے؟

رضاء الحق: دوسری جنگ عظیم کے بعد صورت حال بالکل بدل گئی تھی۔ یورپ میں برطانیہ، فرانس اور جرمنی تین بڑی طاقتیں ہوا کرتی تھیں لیکن وہ بھی اب امریکہ اور روس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد سے ہی یورپ کے تمام بڑے اور چھوٹے ممالک امریکہ کے سہارے پر تھے۔ یعنی امریکہ ان کو جو کہے گا یہ وہی کریں۔ آپ کو یاد ہوگا جب عراق کے خلاف جنگ میں برطانیہ کودا تھا تو مغربی میڈیا نے ٹونی بلیئر کو ’’پوڈل آف بش‘‘ کہنا شروع کر دیا تھا یعنی جو اس کو بش کہے گا یہ وہی کرے گا۔ یورپ اس پوزیشن میں نہیں ہے کہ اگر امریکہ ان کو اکیلا چھوڑ دے تو وہ روس کا مقابلہ کر سکیں۔ جیسا کہ برطانوی وزیر اعظم نے بھی حالیہ بیان میں یہی کہا ہے کہ ہمیں سب سے بڑا خطرہ روس سے ہے۔

سوال: موجودہ صورتحال میں عالمی سطح پر جو سٹیج تیار ہو رہا ہے اس میں عالم اسلام کہاں کھڑا ہے؟

ڈاکٹر محمد عارف صدیقی: عالمی طاقتیں بے شک آپس میں سمجھوتہ کر لیں لیکن ان کی پراکسی جنگ کسی نہ کسی مسلم ملک میں چلتی رہے گی اور خون مسلم بہتا رہے گا۔ جیسا کہ شام میں امریکہ، روس، ایران، سعودی عرب، ترک وغیرہ پراکسی جنگ لڑ رہے تھے اور قتل عام مسلمانوں کا ہو رہا تھا۔ دوسری بات یہ ہے کہ اب نیٹو اور اقوام متحدہ سمیت بہت سے ادارے غیر موثر ہو رہے ہیں اور یہ 2030ء تک ختم بھی ہو جائیں گے ان کی جگہ نئے ادارے بنیں گے جن میں الائیڈ اور نان الائیڈ نیشنز ہوں گی۔ الائیڈ نیشنز وہ ہوں گی جو عالمی طاقتوں کے لیے کام کریں گی۔ نان الائیڈ وہ ہوں گی جن کے خطوں کو پراکسی جنگوں کے لیے استعمال کیا جائے گا اور بدقسمتی سے چونکہ ہم نسلی، لسانی اور فرقہ وارانہ بنیادوں پر بٹے ہوئے ہیں اس لیے نان الائیڈ ہم ہی قرار پائیں گے اور جنگوں میں بڑے پیمانے پر مسلمانوں کے نقصان کا اندیشہ ہے۔

سوال: بالفرض شام کے معاملے میں اگر امریکہ اور روس کے درمیان کوئی ڈیل ہوئی ہو اور اس کے نتیجہ میں اسرائیل آگے بڑھ رہا ہے تو اس تناظر میں غزہ کا مستقبل کیا ہوگا؟

رضاء الحق: 1924ء میں جب خلافت عثمانیہ کا خاتمہ ہوا تھا اور مشرق وسطی میں جو بندر بانٹ ہوئی تھی، اُس کے نتیجہ میں مشرقی یروشلم اور مغربی کنارہ بھی اردن کے حوالے کیے گئے تھے کہ اردن ان کا نظام چلائے گا لیکن آج وہ اسرائیل کے قبضے میں ہیں۔ اب غزہ کے حوالے سے جو ان کا بیانیہ سامنے آ رہا ہے کہ چونکہ غزہ تباہ ہو چکا ہے، وہاں غیر استعمال شدہ اسلحہ بھی ہے، اس لیے عام لوگ وہاں نہیں رہ سکتے اور کوئی بڑی طاقت آئے جو غزہ کو صاف کر کے وہاں جدید دور کے تقاضوں کے مطابق شہر تعمیر کرے جس میں عالی شان عمارتیں ہوں، کیسنوز ہوں، شراب خانے ہوں، بندرگاہیں ہوں۔ یہی ماڈل ان کا سعودی عرب کے حوالے سے بھی ہے۔

ڈاکٹر محمد عارف صدیقی: ٹرمپ نے افغانستان سے بھی کہا ہے کہ ہمارا اسلحہ واپس کر دو۔ افغان حکومت نے کرارا جواب یہ دیا ہے کہ لے سکتے ہو تو آ کر لے لو۔ دراصل ٹرمپ کو غزہ میں بھی اسی طرح کے کرارے جواب کی ضرورت ہے۔ ہم ایک چیز بھول

جاتے ہیں کہ غزہ کی جنگ دراصل مذہبی جنگ ہے۔ البتہ اس کا نام وہ بدل دیتے ہیں کبھی کہتے ہیں یہ اکانومی کی جنگ ہے، کبھی کہتے ہیں فلسطینیوں کی فلاح کی جنگ ہے، کبھی کہتے ہیں تعمیر نو کرنے جا رہے ہیں۔ دراصل ڈیل آف دی سنچری کا جو منصوبہ تھا وہ ٹرمپ کے یہودی داماد جیرڈ کشنر نے تیار کیا تھا۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ٹرمپ کی حکومت ہو اور جیرڈ کشنر کے تیار کردہ منصوبے پر عمل درآمد نہ ہو۔ لہٰذا یہ تعمیر نو کی آڑ میں غزہ پر قبضے کا منصوبہ ہے۔ یہ سارا کچھ دیکھتے اور سمجھتے ہوئے بھی مسلم ممالک کیوں چپ ہیں؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلم ممالک بھی یوکرائن کی طرح عالمی طاقتوں کے سہارے تلاش کر رہی ہیں اور دوسروں کے سہارے اپنی سکیورٹی کو یقینی نہیں بنایا جاسکتا۔ جیسے یوکرائن نے اپنے ایٹمی ہتھیار دوسروں کے حوالے کر کے خود کو سرنڈر کر دیا۔ اس میں پاکستان کے لیے بھی بڑا سبق ہے کہ اگر ایٹمی ہتھیار نہیں ہوں گے تو ہمارا حال بھی یوکرائن کی طرح ہوگا۔ امریکہ اور اسرائیل کو معلوم ہے کہ ہماری غیرت کسی وقت بھی جاگ سکتی ہے اس لیے ان کی پوری کوشش ہے کہ پاکستان پر پریشر بڑھا کر اس کے ایٹمی دانت توڑے جائیں۔ اسی لیے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ورلڈ بینک سے ڈیل کر لینی چاہیے، فلاں سے کر لینی چاہیے۔

رضاء الحق: عرب اسرائیل جنگ 1967ء کے بعد اسرائیل کے وزیراعظم نے واضح کہا تھا کہ ہمیں عربوں سے اتنا خطرہ نہیں ہے جتنا پاکستان سے ہے۔ اس وقت پاکستان ایٹمی قوت بھی نہیں بنا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ ان کو معلوم ہے کہ اس خطہ کے مسلمانوں میں صلاحیت ہے کہ کفار کا راستہ روک سکتے ہیں۔ احادیث میں بھی ذکر ہے کہ خراسان سے اسلامی لشکر یروشلم میں جا کر جھنڈے گاڑیں گے اور امام مہدیؒ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مل کر یہود کے خلاف قتال کریں گے۔ خراسان میں افغانستان اور شمالی پاکستان بھی شامل ہیں۔ اسی وجہ سے اس خطہ میں وہ امن کو تباہ کر کے جنگ کی صورتحال پیدا کرنا چاہتے ہیں تاکہ ہم آپس میں ہی لڑتے رہیں۔ جہاں تک غزہ کا تعلق ہے تو اُس خطہ کے متعلق ایک حدیث جو ہے تو ضعیف لیکن اُس میں موجود ہے کہ اس خطہ میں جہاد کبھی ختم نہ ہوگا۔ احادیث میں یہ بھی وارد ہوا ہے کہ اسی خطہ میں آخری بڑی جنگ دجال کے خلاف لڑی جائے گی جس میں اگرچہ مسلمانوں کا بہت نقصان ہوگا لیکن آخری فتح مسلمانوں کی ہوگی۔ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: ((ویل للعرب من شر قد اقترب)) عربوں کی تباہی اس آفت سے ہوگی جو قریب ہی آ گئی ہے۔‘‘

اب بالکل واضح طور پر دکھائی دے رہا ہے کہ وہ بربادی عربوں کے سر پر آ کھڑی ہے۔ ایک طرف اسرائیل علاقوں پر قبضے کر رہا ہے اور گریٹر اسرائیل کے نقشے جاری کر رہا ہے جس میں فلسطین، شام، لبنان، اردن سمیت کئی علاقے شامل ہیں، اس میں مصر کا ڈیلٹا، عراق، ترکی اور سعودی عرب کے علاقے بھی شامل کرتے ہیں۔ دوسری طرف عرب حکمران امریکہ اور اور یورپ کی طرف دیکھ رہے ہیں ان کے پاس اپنے دفاع کے لیے کوئی انتظام نہیں ہے۔ صرف فلسطینی مجاہدین ہیں جو امریکہ اور اسرائیل کا راستہ روکے ہوئے ہیں۔ 13 ماہ کی بمباری کے باوجود وہ حماس کو شکست نہیں دے سکے۔ اگر فلسطینی مجاہدین راستہ نہ روکے ہوئے ہوں تو تمام عرب ممالک کی سلامتی خطرے میں پڑ جائے گی۔ لیکن عرب ممالک اس خطرے کو دیکھتے ہوئے بھی غفلت کا شکار ہیں۔ جبکہ دوسری طرف اسرائیلی واضح طور پر اپنے عزائم کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ وہ مذہبی بنیادوں پر اس جنگ کو لڑ رہے ہیں۔ ان کے منصوبے میں مسجد اقصیٰ کو گرا کر تھرڈ ٹمپل کو تعمیر کرنا بھی شامل ہے۔ اسی مقصد کے لیے یہودی یورپ کے خوشحال اور سہولیات والے ممالک کو چھوڑ کر تپتے صحرا میں آ کر آباد ہوئے ہیں۔ وہ اپنے مسایاح کے انتظار میں یہ سارا سٹیج تیار کر رہے ہیں۔ ان کے مطابق وہ پوری دنیا پر حکومت کرے گا جبکہ ہمارے نزدیک وہ دجال ہوگا۔

> **نیٹو اور اقوام متحدہ سمیت بہت سے ادارے غیر موثر ہو رہے ہیں اور یہ 2030ء تک ختم بھی ہو جائیں گے۔ ان کی جگہ نئے ادارے بنیں گے۔**

ڈاکٹر محمد عارف صدیقی: غزہ کی تعمیر نو ایک حساس مسئلہ ہے۔ اس پر مسلم حکمرانوں کو خود کام کرنا چاہیے۔ اگر وہ عالمی طاقتوں کو موقع دیتے ہیں کہ وہ غزہ کی تعمیر نو کریں تو اس سے مسلمانوں کا بہت زیادہ نقصان ہوگا کیونکہ پھر غزہ مسلمانوں کے لیے محفوظ نہیں رہے گا۔ دشمن اپنی جاسوسی کا نیٹ ورک وہاں پھیلائیں گے۔ جس طرح ایک مرتبہ چائنہ کو انہوں نے طیارہ فروخت کیا تھا تو اس کے اندر سے جاسوسی کے آلات نکلے تھے۔ لہٰذا غزہ کے معاملے میں اس وقت اُمت مسلمہ کو بہت زیادہ فکرمند ہونے کی ضرورت ہے۔

رضاء الحق: غزہ کے حوالے سے ٹرمپ کا جو منصوبہ ہے وہ واضح طور پر اسرائیل کا تیار کردہ ہے۔ جب ٹرمپ نے یہ منصوبہ پیش کیا تھا تو اس کے ساتھ ہی نیتن یاہو بھی کھڑا ہوا تھا۔ اگر امریکہ کو غزہ کی تعمیر نو کا موقع دیا گیا تو ان کا میڈیا مسلسل جھوٹ بول بول کر دنیا بھر میں لوگوں کے ذہنوں میں یہ بٹھا دے گا کہ یہاں پہلے دہشت گرد تھے، ان کو ختم کرنے کے لیے آپریشن ضروری تھا۔ اب ہم نے غزہ کی تعمیر نو کرنی ہے اور یہاں ہم نے فلاں فلاں سہولیات فراہم کرنی ہیں۔ اس طرح یہ لوگ غزہ پر قبضہ کر لیں گے جو کہ جنگ کے ذریعے وہ نہیں کر سکے۔ لیکن دوسری طرف عرب ممالک نے بھی اپنے اجلاس میں اس منصوبے کی مخالفت تو کر دی لیکن ویسا ہی ایک منصوبہ جو مصر کا تیار کردہ ہے اُسے اپنانے پر اتفاق کر لیا۔ ٹرمپ اور نیتن یاہو نے تو دانہ پھینکا تھا۔ عرب ممالک ایک مرتبہ پھر داؤ میں پھنس گئے اور 13 ماہ کی اسرائیلی بمباری پر خاموش رہنے والے عرب ممالک اب غزہ کی بحالی اور حماس کے خاتمے کے لیے میدان میں اُتر آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کی حفاظت فرمائے۔ آمین!

قارئین پروگرام ’’زمانہ گواہ ہے‘‘ کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جاسکتی ہے۔

پروگرام کے شرکاء کا تعارف

1۔ رضاء الحق: مرکزی ناظم نشر و اشاعت تنظیم اسلامی پاکستان

2۔ ڈاکٹر محمد عارف صدیقی: معروف دانشور اور موٹیویشنل سپیکر

میزبان: آصف حمید: مرکزی ناظم شعبہ سمع و بصر اور سوشل میڈیا تنظیم اسلامی پاکستان

استغفار کے فوائد وثمرات

قرآن وحدیث کی روشنی میں

ابومحمد

حضرت حسن بصری ؒ کے پاس چار اشخاص آئے۔ ہر ایک نے اپنی اپنی مشکل بیان کی، تو انہوں نے چاروں کو اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی طلب کرنے کی تلقین کی۔

علامہ قرطبی ؒ نے ابن صبیح سے روایت کی ہے، کہ ایک شخص نے حسن بصری ؒ کے رُوبرو قحط سالی کی شکایت کی، تو انہوں نے اُس سے فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو۔‘‘

دوسرے شخص نے غربت وافلاس کی شکایت کی، تو اُس سے فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرو۔‘‘

تیسرے شخص نے حاضر خدمت ہوکر عرض کی: ’’اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے، کہ وہ مجھے بیٹا عطا فرمادیں۔‘‘

آپؒ نے اس کو جواب میں تلقین کی: ’’اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی کی درخواست کرو۔‘‘

چوتھے شخص نے اُن کے سامنے اپنے باغ کی خشک سالی کا شکوہ کیا، تو اُس سے فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی کی التجا کرو۔‘‘

(ابن صبیح کہتے ہیں) ہم نے ان سے کہا: آپ کے پاس چار اشخاص الگ الگ شکایات لے کر آئے اور آپ نے ان سب کو ایک ہی بات کا حکم دیا، کہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی کا سوال کرو۔

حسن بصری ؒ نے جواب دیا: ’’میں نے انہیں اپنی طرف سے تو کوئی بات نہیں بتلائی، (میں نے تو انہیں اس بات کا حکم دیا ہے، جسے رب رحیم وکریم نے بیان فرمایا ہے) بلاشبہ اللہ تعالیٰ سورۂ نوح میں فرماتے ہیں:

﴿اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ⑩ يُّرْسِلِ السَّمَاۗءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ⑪ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ⑫﴾ (نوح)

’’اپنے رب سے گناہوں کی معافی طلب کرو، بے شک وہ بڑے بخشنے والے ہیں۔ آسمان سے تم پر موسلا دھار مینہ برسائیں گے اور تمہارے مالوں اور اولاد میں اضافہ کریں گے اور تمہارے لیے باغات اور نہریں بنائیں گے۔‘‘
(تفسیر الخازن 7/154)

اللہ اکبر! استغفار کے فوائد وثمرات کتنے عالی شان اور زیادہ ہیں۔ اے مولائے کریم! ہمیں استغفار کرنے والوں میں شامل فرمائیے اور استغفار کی دنیوی واُخروی برکات سے فیض یاب فرمائیے۔ آمین یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ!

اللہ تعالیٰ نے حضرت ہود علیہ السلام کا اپنی قوم کو دعوت دینے کا ذکر کرتے ہوئے بیان فرمایا، کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا:

’’اور اے میری قوم! اپنے رب سے (گزشتہ) گناہوں کی معافی طلب کرو، پھر (آئندہ گناہ کرنے سے) توبہ کرو۔ وہ تم پر آسمان سے خوب زور کا مینہ برسائیں گے اور تمہاری قوت میں مزید اضافہ کریں گے اور گنہگار ہوکر پھر نہ جاؤ۔‘‘ (ھود:52)

حافظ ابن کثیر ؒ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ سے سابقہ گناہوں کی معافی طلب کرنے کا حکم دیا، کہ اس سے سابقہ خطائیں مٹ جاتی ہیں؛ نیز اس بات کی تلقین کی، کہ آئندہ گناہوں سے باز رہیں اور جس کسی میں (استغفار وتوبہ کی) خوبی پیدا ہوجائے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے رزق کا حصول سہل کردیتے ہیں، اس کے معاملے میں آسانی پیدا فرمادیتے ہیں اور اس کی حفاظت فرماتے ہیں۔ اسی لیے فرمایا:

﴿يُّرْسِلِ السَّمَاۗءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ⑪﴾ (نوح)

اے ہمارے اللہ کریم! ہمیں توبہ واستغفار کی نعمت سے نواز دیجیے اور پھر ہمارے لیے رزق کا حصول سہل فرما دیجیے۔ ہمارے معاملات میں آسانیاں پیدا فرمادیجیے اور ہمارے سب کاموں میں ہمارے حامی وناصر ہوجائیے۔ آپ فریادوں کو سننے اور پورا فرمانے والے ہیں۔ آمین یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔

اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

’’اور یہ کہ تم اپنے رب سے (گزشتہ گناہوں کی) معافی مانگو اور (آئندہ گناہ کرنے سے) توبہ کرو۔ وہ تمہیں ایک مدتِ معین (یعنی موت) تک اچھی طرح (دنیا کے) مزے اُڑانے دے گا اور جس نے زیادہ عبادت کی، اسے زیادہ اجر دے گا اور اگر تم پھر جاؤ، تو بے شک میں تم پر بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔‘‘ (ھود:3)

اس آیت کریمہ میں استغفار وتوبہ کرنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے متاعِ حسن اچھا ساز وسامان عطا فرمانے کا وعدہ ہے اور (متاعِ حسن) عطا کرنے سے مراد...... جیسا کہ ابن عباس ؓ نے بیان کیا ہے...... یہ ہے، کہ وہ تمہیں تونگری اور فراخیٔ رزق سے نوازیں گے۔ (زاد المسیر 4/75)

علامہ قرطبی ؒ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

یہ استغفار وتوبہ کا ثمرہ ہے، کہ اللہ تعالیٰ تمہیں وسعتِ رزق اور خوش حالی سے نوازیں گے اور تمہیں اس طرح عذاب سے نیست ونابود نہیں کریں گے، جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں کو کیا۔ (تفسیر القرطبی 9/4)

اس آیت کریمہ میں استغفار وتوبہ اور وسعتِ رزق میں وہی صلہ اور تعلق ہے، جو صلہ وتعلق (شرط) اور اس کی جزا کے درمیان ہوتا ہے۔ استغفار وتوبہ کا ذکر بطور شرط کیا گیا ہے اور فراخیٔ رزق کا بطور جزا۔ یہ بات معلوم ہے، کہ شرط کے پائے جانے پر، جزا کا پایا جانا ضروری ہوتا ہے۔ اسی طرح جب بھی بندے کی طرف سے استغفار وتوبہ ہوگی، رحمن ورحیم ربّ کریم کی طرف سے اُس کے لیے لازماً وسعتِ رزق اور خوش حالی ہوگی۔ مشہور مفسر قرآن شیخ محمد امین شنقیطی ؒ لکھتے ہیں:

’’یہ آیت کریمہ اس بات پر دلالت کرتی ہے، کہ گناہوں سے استغفار وتوبہ کرنا فراخیٔ رزق، تونگری اور خوش حالی کا سبب ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے استغفار وتوبہ کو بطور شرط اور تونگری اور خوش حالی کو بطور جزا ذکر فرمایا ہے۔‘‘
(أضواء البیان 3/9)

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ أَكْثَرَ مِنَ الِاسْتِغْفَارِ جَعَلَ اللهُ لَهُ مِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا، وَمِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ.)) (ابوداؤد، ابن ماجہ)

’’جس نے کثرت سے اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کی اللہ تعالیٰ اُسے ہر غم سے نجات دیں گے، ہر مشکل سے نکال دیں گے اور اُسے وہاں سے رزق مہیا فرمائیں گے، جہاں سے اُس کا وہم وگمان بھی نہ ہوگا۔‘‘

اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے کثرت

سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرنے والے کے لیے تین ثمرات وفوائد کا ذکر فرمایا ہے اور ان تین میں سے ایک یہ ہے، کہ سب سے بڑی قوت و طاقت کے مالک اللہ رزّاق اُسے وہاں سے رزق مہیا فرمائیں گے، جہاں سے اُس کا وہم وگمان بھی نہ ہوگا۔ اُس خبر کی سچائی اور حقانیت میں کیا شبہ ہوسکتا ہے، کہ جس کے بتلانے والے اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق میں سب سے زیادہ سچے ہیں اور پھر وہ ایسی خبر اپنی طرف سے نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کی وحی سے دیتے ہیں۔

اے رزق کے متلاشیو! کثرت سے استغفار وتوبہ کرو۔ اپنے گناہوں سے دور ہوجاؤ۔ گزشتہ سیاہ کاریوں پر ندامت کے آنسو بہاؤ اور اس بات کا عزم کرلو، کہ آئندہ ساری زندگی ان گناہوں کے قریب نہیں پھٹکو گے اور اس بات کا خاص طور سے دھیان رکھو، کہ استغفار وتوبہ صرف زبان تک ہی نہ رہے۔ دل کی ندامت اور اصلاحِ عمل کی کوشش کے بغیر زبانی استغفار وتوبہ جھوٹوں اور دغا بازوں کی عادت ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسے استغفار وتوبہ کی کیا قدر وقیمت ہوسکتی ہے؟

❁❁❁

دعائے مغفرت کی اپیل

☆ حلقہ کراچی وسطی، یونیورسٹی روڈ گلشن کے رفیق جناب کاشف حیدر علی کی اہلیہ وفات پاگئیں۔

برائے تعزیت: 0333-4288857

☆ حلقہ پنجاب جنوبی، غازی پور کے ملتزم رفیق جناب نذیر احمد بلوچ کے بڑے بھائی وفات پاگئے۔

برائے تعزیت: 0301-7550980

☆ حلقہ کراچی وسطی، شاہ فیصل کے رفیق جناب زین العابدین کے چچا وفات پاگئے۔

برائے تعزیت: 0333-3510456

☆ حلقہ سرگودھا کے ناظم نشر واشاعت جناب ہارون شہزاد کے ماموں وفات پاگئے۔

برائے تعزیت: 0300-8681919

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَھُمْ وَارْحَمْھُمْ وَاَدْخِلْھُمْ فِیْ رَحْمَتِکَ وَحَاسِبْھُمْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(27 فروری تا 5 مارچ 2025ء)

جمعرات 27 فروری: مرکزی عاملہ کے اجلاس کی آن لائن صدارت کی۔

جمعۃ المبارک 28 فروری: تقریر اور خطبۂ جمعہ، مسجد جامع القرآن، گلشن معمار، کراچی کی مسجد کے افتتاح کے موقع پر دیا اور وہیں جمعہ کی نماز پڑھائی۔ رات، حلقہ کراچی وسطی کے زیر اہتمام دورہ ترجمۂ قرآن کے سلسلہ میں تعارفی نشست میں تعارف قرآن کے عنوان پر گفتگو کی۔

دورۂ ترجمۂ قرآن: حلقہ کراچی وسطی کے زیر اہتمام "دی سگنیچر اینڈ امپیریل بینکویٹ ہالز، سٹیڈیم روڈ، کراچی" میں ماہِ رمضان کی راتوں میں قرآن حکیم کے ترجمہ مختصر تشریح کو بیان کرنے کی سعادت حاصل ہورہی ہے۔

ہفتہ 01 مارچ: NED اکیڈمی، NED یونیورسٹی کراچی کے اسٹوڈیو میں "Professional Ethics" کے موضوع پر ایک پروگرام ریکارڈ کرایا۔

پیر 03 مارچ: ڈاؤ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز، کراچی میں "ماہِ رمضان: ماہِ نزولِ قرآن" کے موضوع پر خطاب کیا۔ سوال وجواب کی نشست کا بھی اہتمام ہوا۔

بدھ 05 مارچ: ہمدرد یونیورسٹی، کراچی میں "ماہِ رمضان کو موثر کیسے بنائیں؟" کے موضوع پر خطاب کیا۔ سوال وجواب کی نشست کا بھی اہتمام ہوا۔

معمول کی سرگرمیاں: نائب امیر صاحب سے مستقل آن لائن رابطہ رہا اور دیگر تنظیمی امور انجام دیے۔ متفقہ قرآنی نصاب کے حوالے سے ذمہ داریاں انجام دیں۔ ماہِ رمضان کی خصوصی اور معمول کی دیگر ریکارڈنگز کا اہتمام ہوا۔

گوشۂ انسدادِ سود

وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال اوران کے جوابات

(گزشتہ سے پیوستہ)

اسی نوع کا اختلاف ان کے ہاں مسلمان حکمرانوں کے خلاف خروج کے جواز اور عدم جواز پر بھی پایا جاتا ہے۔ لہٰذا ہم یہ سمجھتے ہیں کہ کسی بھی معاملہ کے اسلامی یا غیر اسلامی قرار دیے جانے کے حوالے سے معاصر علماء کی آراء کی اہمیت درج ذیل اعتبارات سے ہے:

(۱) قرآن وسنّت کے کسی حکم کے صریح ہونے کے بارے میں وہ رائے دے سکتے ہیں۔

(۲) قرآن وسنّت کے کسی بھی حکم کی شرح وتبیین اور تخصیص وتقیید کے حوالے سے عدالت کی معاونت کرسکتے ہیں۔

(۳) اجماع اور قیاس سے اخذ کردہ احکام کی وضاحت اور تشریح کرسکتے ہیں۔

(۴) ائمہ مجتہدین کے اجتہادات اور فقہی آراء میں سے کتاب وسنّت کے قریب ترین ہونے کی بناء پر کسی رائے کو راجح قرار دے سکتے ہیں۔

(۵) موجودہ دور میں 'اجتماعی' اور 'ادارہ جاتی اجتہاد' اسلامی فقہ کے غیر روایتی مسائل پر قانونی بحث اور شریعت کی ترجمانی کا ایک مقبول ذریعہ بن چکا ہے۔ فقہی مجالس کی آراء اور ان کے 'فیصلے' جو فقہاء و مجتہدین کے اجماعی فیصلوں کا نتیجہ ہوتے ہیں 'معتبر' گردانے جاتے ہیں اور ان کی حیثیت مسلمہ ہوتی ہے۔

زیر نظر مسئلہ میں بھی اجتماعی اجتہاد کے مذکورہ بالا اداروں کی rulings کو انفرادی آراء کے مقابلے میں اسی بنا پر اضافی اہمیت حاصل ہے۔

(جاری ہے)

بحوالہ: "انسدادِ سود کا مقدمہ اور وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال" از حافظ عاطف وحید

آہ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 1049 دن گزر چکے!

قومی خزانہ کو نقصان پہنچانا قومی جرم ہے

مفتی رفیق احمد بالاکوٹی

"قومی ملکیت"، "قومی خزانہ"، "سرکاری خزانہ" اور "سرکاری املاک": ایسے الفاظ ہیں جو زبان زد خاص و عام ہیں، عوام و خواص ان الفاظ کے معانی سے زیادہ ان کے مفہوم، مصداق اور مدلول کو جانتے ہیں۔

اسلامی تاریخ کی رُو سے اسلامی سلطنت اور قومی ملکیت کا تصور ہم عمر ہیں۔ حضورِ اکرم ﷺ نے جب اسلامی اَحکام کی بالادستی پر مشتمل اجتماعی نظم و ضبط کا عملی نمونہ پیش فرمایا تو اُس وقت اجتماعی نظم کے قیام کے لیے وسائل و اَسباب کی ضرورت درپیش ہوئی، اس کے لیے مختلف ذرائع زیرِ عمل آتے رہے، اس حوالہ سے سب سے بڑا ذریعہ آمدن پہلی مرتبہ جو متعارف ہوا، وہ 2 ہجری میں بدر کے معرکہ کے نتیجہ میں حاصل ہونے والے غنائم تھے، اس سے قبل مسلمانوں کو اتنا بڑا مالی ذخیرہ ہاتھ نہیں لگا تھا، اب اس مال کی بحفاظت منتقلی، مناسب تقسیم اور دیگر اَحکام کی تفصیلات اللہ تعالیٰ نے حضورِ اکرم ﷺ کی زبانی بیان فرمائی:

"اور جان لو کہ جو بھی غنیمت تمہیں حاصل ہوئی ہے، اُس کا خمس (پانچواں حصہ) تو اللہ کے لیے رسولؐ کے لیے اور (رسولؐ کے) قرابت داروں کے لیے ہے۔ اور (اس میں حصہ ہوگا) یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لیے (بھی)۔ اگر تم ایمان رکھتے ہو اللہ پر اور اُس شے پر جو ہم نے نازل کی اپنے بندے پر فیصلے کے دن، جس دن دو فوجوں کا ٹکراؤ ہوا تھا اور اللہ ہر شے پر قادر ہے۔" (الانفال: 41)

یہ سلسلہ بعد میں بھی قائم رہا اور مختلف ذرائع سے غنائم حاصل ہوتے رہے، پھر اسلامی حکومت کی مصالحانہ پیش قدمی اور وسعت کے نتیجہ میں خراج، عشر و زکوٰۃ وغیرہ بھی مسلمانوں کے اجتماعی مال کے طور پر یکجا ہونا شروع ہو گئے تو آپ ﷺ نے اس اجتماعی مال کی وصولی سے لے کر مقررہ مصارف میں استعمال کرنے تک کے اَحکام پوری تفصیل و تاکید کے ساتھ بیان فرمائے۔

یہ سلسلہ جب خوب مستحکم و مستقل ہوا تو اُسے "بیت المال" کے نام سے مستقل شعبہ کا درجہ دیا گیا۔ چنانچہ قرنِ اوّل سے ہی اجتماعی املاک کے جمع و حفاظت کے شعبہ کو "بیت المال" یا "اموال الناس" کہا جاتا ہے۔

قومی ملکیت، بیت المال کی شرعی حیثیت

بیت المال کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اس سلسلہ میں آپ ﷺ کے ارشادات سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ بیت المال کا خزانہ اور قومی و سرکاری خزانہ تمام رعایا کی مشترکہ ملکیت شمار ہوتا ہے، یہ کسی بھی فرد کی ذاتی ملکیت شمار نہیں ہوتا، اسی لیے کسی بھی فرد کے لیے خواہ وہ رعایا کا اَدنیٰ فرد ہو یا حاکم وقت؛ جائز نہیں کہ وہ سرکاری خزانہ میں آزادانہ اور مالکانہ تصرفات کا مجاز ہو، حتیٰ کہ خود حضور ﷺ کے لیے بحکم خداوندی غنائم کا پانچواں حصہ مقرر تھا۔ آپ ﷺ اس کے بارے میں بھی یہی ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ بھی تمہارے اُوپر خرچ کرنے کے لیے ہوتا ہے۔

حضور ﷺ نے سرکاری و قومی خزانہ سے متعلق اَپنے ذاتی صوابدیدی اختیارات کی نفی فرمائی تھی اور حکم شرعی کی پابندی و پاس داری کا سبق یوں دیا:

حضرت ابوہریرہ ؓ راوی ہیں کہ رسولِ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "میں نہ تو تمہیں عطا کرتا ہوں اور نہ تمہیں محروم رکھتا ہوں، میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں کہ جس جگہ مجھے رکھنے کا حکم دیا گیا میں وہاں رکھ دیتا ہوں۔"

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"مسلمانوں کے اموال کی حفاظت اور مصارف میں خرچ کی ذمہ داری پر مامور اَفراد کو یہ اختیار حاصل نہیں کہ وہ اَپنی ملکیت کی مانند جیسے چاہیں تصرف کریں، وہ ان اموال کے محافظ، مسلمانوں کی جانب سے وکیل اور نگہبان ہیں، مالک نہیں، نبی کریم ﷺ نے بھی اَپنے آپ کو قاسم (تقسیم کرنے والا) فرمایا تھا۔"

اس سے معلوم ہوا کہ حاکم وقت، قومی خزانہ اور اجتماعی ملکیت کا محض محافظ، نگران اور دیکھ بھال کا ذمہ دار ہوتا ہے، وہ سرکاری خزانہ میں مالکانہ اختیارات و تصرفات کا ہرگز مجاز نہیں ہوتا۔ اگر امین امانت میں خیانت کرے تو وہ مومن کہلانے کا حق دار نہیں رہتا، پھر سرکاری خزانہ میں خیانت کا مرتکب حاکم تو حقِ حکمرانی کا جواز بھی کھو بیٹھتا ہے، حاکم ہو یا کوئی عام فرد؛ جب سرکاری خزانہ اور ملکیت میں ناجائز تصرف اور خورد برد کا ارتکاب کرے تو اُس کا یہ عمل شرعی اصطلاح میں "غلول" اور یہ شخص "غال" کہلاتا ہے، غلول اور غال کے بارے میں شریعت کیا بتاتی ہے؟ اس کی کچھ تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

غلول (خیانت و غبن) کا حکم قرآنِ کریم کی روشنی میں

غلول کی سنگینی کا بیان خود قرآن کریم میں موجود ہے:

﴿وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ۭ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ﴾ (آل عمران: 161)

"اور کسی نبی کے لیے یہ روا نہیں کہ وہ خیانت کرے، حالانکہ جو شخص خیانت کرے گا وہ شخص اپنی اس خیانت کی ہوئی چیز کو قیامت کے دن حاضر کرے گا۔"

مذکورہ آیت آپ ﷺ سے متعلق بعض حضرات کی ایسی گمراہ کن بدگمانی کے ازالہ کے لیے اُتری تھی، جس میں یہ غلط تاثر مل رہا تھا کہ غنیمت یا بیت المال میں سے گم شدہ ایک چیز حضور ﷺ نے شاید (معاذ اللہ) اَپنی صوابدید پر اَپنے پاس رکھ لی ہو، اللہ تعالیٰ نے ایسے غلول کی نسبت بھی اَپنے حبیب ﷺ کی طرف گوارا نہیں فرمائی، جب حضور ﷺ کے لیے غنیمت میں سے کوئی چیز اَپنے لیے مختص کرنا مناسب نہیں ہے تو کسی اور کو اختیار یا استثنا کیوں کر ہو سکتا ہے؟

امام ابوبکر جصاص رازی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے غلول کے معاملہ کو انتہائی سنگین قرار دیا ہے اور جنت میں داخلہ کے لیے تکبر، قرض اور غلول سے برأت کو شرط قرار دیا ہے۔ (احکام القرآن 2/ 63)

امام قرطبی رحمہ اللہ نے مذکورہ آیت کے تحت لکھا ہے کہ "غال" (غلول کرنے والا) قیامت کے دن غلول کردہ چیز کو اَپنی گردن پر اُٹھا کر اَپنی خیانت کا اظہار کرتے ہوئے اور اَپنے آپ کو کوستے ہوئے سب لوگوں کے سامنے اُٹھائے ہوئے لائے گا۔ (تفسیر قرطبی، 167/4)

اس عبارت میں مندرجہ ذیل اُمور بیان ہوئے ہیں:

1. غلول کبائر میں سے (کبیرہ گناہ) ہے۔
2. جو شخص غلول کا مرتکب قرار پائے اور وہ مال مغلول (چوری کردہ، غبن کردہ مال) اُس کے پاس پایا بھی جائے

تو اُس سے واپس لینا لازم اور ایسے شخص کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے گی اور اُس کو حاکم وقت مناسب سزا بھی دے گا۔

3. علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ ملکی اور قومی اجتماعی خزانہ میں غلول وغبن کرنے والے پر لازم ہے کہ وہ قومی مال، قومی خزانہ کو واپس کرے، ایسا کرنے پر اس کے لیے عنداللہ معافی وتوبہ کی گنجائش رہے گی۔

مذکورہ آیت کے تحت حضرت علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ نے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل فرمایا ہے:

''(مالِ غنیمت، اجتماعی ملکیت سے لیا ہوا) دھاگہ ہو یا سوئی واپس کرو، بلاشبہ غلول قیامت کے دن شرمندگی، آگ اور بدترین عیب ہے۔'' (تفسیر ابن کثیر، 223/1)

غلول کا حکم احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

☆ حضرت معاذ ؓ راوی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے (عامل) بنا کر یمن بھیجا، (جب میں روانہ ہوا) تو آپ ﷺ نے میرے پیچھے آدمی بھیجا، میں لوٹ کر آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم جانتے ہو، میں نے تمہیں بلانے کے لیے کیوں بھیجا تھا؟ تم میری اجازت کے بغیر کچھ نہ لینا، یہ خیانت ہے۔'' (رواہ الترمذی)

☆ حضرت بریدہ ؓ نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ؐ نے فرمایا: ''جس شخص کو ہم نے کسی کام پر مامور کیا اور اس کو رزق دیا (اس کام کی اُجرت مقرر کر دی) اس کے بعد اگر وہ (اپنی تنخواہ سے زائد) کچھ وصول کرے گا تو یہ مالِ غنیمت میں خیانت ہے۔''

☆ ''تم میں سے جو شخص کسی ذمہ داری پر مامور ہو اور اس میں سے ایک سوئی یا اس سے بھی کم مقدار کی کوئی چیز چھپا لے تو قیامت کے روز ''غلول'' کرنے والے کی صورت میں ہی پیش ہوگا۔''

مذکورہ نصوص کی روشنی میں معلوم ہوا کہ:

1. شرعی وقانونی اجازت کے بغیر اجتماعی مال سے کوئی چیز ہتھیانا جرم ہے، جو کہ غلول وحرام ہے۔

2. سرکاری ملازمین، حق الخدمت کے علاوہ جو خرد برد کریں یا ناحق وصولی کریں، وہ بھی غلول ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو ؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کے زمانہ میں ''کرکرہ'' نامی ایک شخص کا انتقال ہوا تو حضور ﷺ نے اُس کے بارے میں دوزخی ہونے کا اظہار فرمایا، صحابہ کرام ؓ نے جا کر دیکھا تو اُس شخص پر غلول کردہ (ناجائز طریقہ سے لی ہوئی) ایک چادر یا جبہ پایا۔ (سنن ابن ماجہ)

حضرت زید بن خالد جہنی ؓ کی روایت ہے کہ خیبر میں قبیلہ اشجع کے ایک شخص کا انتقال ہوگیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ اپنے ساتھی کی نمازِ جنازہ پڑھ لو۔'' لوگوں کو یہ بات عجیب لگی اور اُن کے چہروں پر حیرت چھا گئی، آپ ﷺ نے اُن کی کیفیت بھانپتے ہوئے فرمایا: ''تمہارے اس ساتھی نے راہِ خدا میں غلول کا ارتکاب کیا ہے۔'' چنانچہ اُن کے سامان کو کھنگالا گیا تو محض دو درہم مالیت کے بقدر یہود کے لڑی میں پرونے والے نگینے ملے۔ (سنن ابن ماجہ)

حضور ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل ؓ کو یمن کا گورنر بنا کر بھیجتے ہوئے اہتمام کے ساتھ ارشاد فرمایا تھا: ''(تم اپنی مدتِ ملازمت کے دوران) میری اجازت کے بغیر کچھ نہ لینا، کیوں کہ یہ خیانت ہے اور جو شخص خیانت کرے گا، وہ قیامت کے دن وہ چیز لے کر آئے گا جس میں اُس نے خیانت کی ہے۔'' (مشکوٰۃ)

حضرت خولہ بنت قیس ؓ سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے: ''یہ مال سبز وشیریں چیز ہے، جس نے اسے جائز وحق طریقہ سے حاصل کیا اُس کے لیے بابرکت ہے اور جس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے مال (بیت المال، غنائم) میں ناحق تصرف کیا، اُس کے لیے جہنم کی آگ کے سوا اور کچھ نہیں۔'' (رواہ الترمذی)

حضرت رویفع بن ثابت ؓ کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ سرکاری مال اور قومی ملکیت سے عارضی استعمال کے لیے حاصل کردہ چیزوں کو صحیح وسالم حالت میں واپس کرنا ضروری ہے، ناقابلِ استعمال یا ناکارہ کر کے واپس کرنا جرم ہے، نیز بلاضرورت سرکاری املاک کا استعمال بھی جرم ہے۔'' (مشکوٰۃ)

مندرجہ بالا تصریحات سے یہ حکم معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص ناجائز طریقہ سے سرکاری مال، قومی خزانہ اور اجتماعی ملکیت میں خورد برد کرے، ناحق تصرف کرے، اپنے حق سے زیادہ ہتھیانے کی کوشش کرے، یا ناکارہ بنادے اور اس کے استعمال وافادیت میں خلل پیدا کرے تو وہ غلول جیسے گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہے، اس کے لیے دُنیا وآخرت دونوں میں عار، شنار اور نار ہے۔ ❀❀❀

موسس: ڈاکٹر اسرار احمد ؒ
نگران: شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ
رجوع الی القرآن کورس
تعارفی نشست
قرآن اکیڈمی ڈیفنس 13 اپریل 2025ء بروز اتوار
صبح 09:30 بجے
آغاز درج ذیل اکیڈمیز میں
14 اپریل 2025ء
بروز پیر
صبح 08:45 تا دوپہر 01:00 بجے
دورانیہ 10 ماہ
پیر تا جمعہ
سالِ اوّل: تجوید القرآن، ترجمہ قرآن حکیم، بیان القرآن، منتخب نصاب، عربی گرامر، حدیث وسنت، سیرت النبی، سیرت صحابہؓ، عقیدہ وفقہ، فکر اسلامی، توسیعی محاضرات
سالِ دوم: اصول التفسیر، علوم القرآن، اصول الحدیث، اصول الفقہ، اللغۃ العربیۃ وادبھا، علم العقیدہ، تفسیر القرآن، علم الحدیث، فقہ العبادات والمعاملات، الفکر الاسلامی
ہاسٹل کی سہولت قرآن اکیڈمی یسین آباد میں صرف حضرات کے لیے دستیاب ہے
info@QuranAcademy.edu.pk www.QuranAcademy.edu.pk
مقامات تدریس
قرآن اکیڈمی ڈیفنس 0334-3088689 021-35340022-24
قرآن اکیڈمی یسین آباد 021-36806561 021-36337361
قرآن اکیڈمی کورنگی 0343-1216738 021-35074664
قرآن انسٹیٹیوٹ گلشن جوہر 0333-4030115 021-34030119
قرآن انسٹیٹیوٹ بحریہ ٹاؤن 0335-3318050 0333-3145800
قرآن انسٹیٹیوٹ لطیف آباد 0334-3350910 0345-2701363
دارالاسلام مرکز تنظیم اسلامی لاہور 0333-5632242 (042)35473375-78

امیر تنظیم اسلامی کا تنظیمی دورہ حلقہ کراچی شرقی

امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ نے 16 فروری 2025ء بروز ہفتہ حلقہ کراچی شرقی کا تنظیمی دورہ کیا۔ اس دورہ میں سید انجینئر نعمان اختر صاحب (نائب ناظم اعلیٰ جنوبی پاکستان) بھی امیر محترم کے ہمراہ تھے۔ حلقہ کراچی شرقی کے امیر ڈاکٹر انوار علی نے اس دورہ کی خصوصی میزبانی کی۔ اس دورہ میں حلقہ کراچی شرقی کے تحت 3 مختلف پروگرام منعقد ہوئے۔

(1) نئے امراء سے ملاقات:

تنظیمی دورہ کا آغاز مسجد جامع القرآن، گلشن معمار میں نئے امراء تنظیم سے ظہرانے پر ملاقات سے ہوا۔ امیر محترم نے ظہرانے پر حلقہ کراچی شرقی کے 5 نئے امراء سے ملاقات کر کے تفصیلی تعارف حاصل کیا۔

(2) کل رفقاء سے ملاقات:

3:30 بجے حلقہ کراچی شرقی کے کل رفقاء سے مسجد جامع القرآن، گلشن معمار میں ملاقات کی۔ اس کے بعد امیر حلقہ نے حلقہ کراچی شرقی کے رفقاء کا تفصیلی تعارف کروایا۔ بعد ازاں نائب ناظم اعلیٰ جنوبی پاکستان نے مختصر تمہید باندھی اور پھر امیر محترم کے ساتھ سوال و جواب کی نشست کا آغاز ہوا۔ رفقاء نے مختلف فکری و عملی نوعیت کے سوالات پوچھے، جس کے امیر محترم نے تسلی بخش جوابات دیئے۔ یہ نشست مغرب تک جاری رہی جو بیعت مسنونہ پر اختتام پذیر ہوئی۔

(3) کل ذمہ داران سے خصوصی ملاقات:

بعد نماز مغرب حلقہ کراچی شرقی کے کل ذمہ داران کے ساتھ خصوصی نشست ہوئی جس میں تمام امراء نے اپنی مقامی تنظیم و ذمہ داران کا تفصیلی تعارف کروایا۔ بعد ازاں امیر محترم کے ساتھ سوال وجواب کی نشست ہوئی۔ یہ نشست عشاء تک جاری رہی۔ ذمہ داران کی جانب سے درج ذیل تجاویز دی گئیں جس پر امیر محترم کی جانب سے توجہ دلانے کا کہا گیا:

☆ تمام رفقاء کو کم از کم دین کی بنیاد و بنیادی مسائل کا علم ضرور ہونا چاہیے۔ اس کے لیے شارٹ کورسز یا رجوع الی القرآن کورس سے گزارا جائے۔

☆ ذمہ داران بالخصوص امراء تنظیم کو نظام العمل کا مطالعہ کی ترغیب دی جائے۔

(رپورٹ: حافظ راسب وسیم، معتمد حلقہ کراچی شرقی)

جماعت اسلامی کے زیر اہتمام کشمیر و فلسطین کانفرنس میں تنظیم اسلامی کے وفد کی شرکت

جماعت اسلامی لاہور کے زیر اہتمام کشمیر و فلسطین کانفرنس کا انعقاد 23 فروری بروز اتوار صبح 10:30 بجے جماعت کے دفتر واقع غازی علم دین روڈ لاہور میں ہوا۔ مرکز تنظیم اسلامی کی ہدایت پر حلقہ لاہور شرقی کے ایک وفد نے امیر حلقہ جناب نور الوری کی قیادت میں کانفرنس میں شرکت کی۔ وفد میں راقم اور حلقہ کے ناظم دعوت جناب شہباز احمد شیخ بھی شامل تھے۔ تلاوت آیات قرآنی اور نعت رسول مقبول ﷺ کے بعد امیر جماعت اسلامی لاہور جناب ضیاء الدین انصاری نے کانفرنس سے بطور صدر محفل افتتاحی کلمات ارشاد فرمائے۔ مختلف سیاسی و مذہبی جماعتوں کے نمائندے کانفرنس میں موجود تھے۔ امیر حلقہ کی ہدایت پر تنظیم اسلامی کی نمائندگی کرتے ہوئے راقم نے کانفرنس سے مختصر خطاب کیا۔ راقم کی گفتگو کا خلاصہ ذیل میں قارئین کے لیے پیش خدمت ہے:

"مسلمان اکثریتی آبادی پر مشتمل کشمیر اور فلسطین میں برطانوی سامراج کے پیدا کردہ مسائل ہیں۔ ان دونوں خطوں میں طویل عرصہ سے جاری خون ریزی اور قتل و غارت گری پر مبنی نہ ختم ہونے والا سلسلہ اسرائیل اور بھارت کے ساتھ ساتھ امریکہ سمیت عالمی طاقتوں کے سازشی اور ظالمانہ کردار کو مزید اجاگر کررہا ہے۔ تنظیم اسلامی کے بانی امیر اور عظیم اسلامی سکالر ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے اسرائیل کے قیام کو مشرق وسطیٰ کے سینے میں خنجر پیوست کرنے کے مترادف قرار دیا۔ اسی طرح کشمیر کی شکل میں دوسرا خنجر برعظیم پاک و ہند کے قلب میں گھونپا گیا۔ اسرائیل جسے قائداعظم نے مغرب کا ناجائز بچہ قرار دیا تھا کا توڑ اور علاج پاکستان ہی ہے جو اسلامی نظریاتی تشخص کا حامل اسلامی دنیا کا واحد ملک ہے۔ ایٹمی و میزائل صلاحیت کا حامل پاکستان اُسی وقت یہود و نصاریٰ اور بھارت پر مشتمل شیطانی گٹھ جوڑ کو ناکام بنا کر شکست سے دوچار کرسکتا ہے جب پاکستان میں اسلام کا نظام عدل اجتماعی نافذ کرکے اسے حقیقی معنوں میں اسلامی فلاحی ریاست بنایا جائے گا کیونکہ حقیقی اسلامی اور مسلمان قیادت ہی ایسی سازشوں کا مقابلہ کرسکتی ہے۔ فلسطین میں بے گناہ مسلمانوں کے خلاف جنگی جرائم کی ذمہ داری اسرائیل، اس کے سرپرست امریکہ اور مغربی طاقتوں پر بھی یکساں طور پر عائد ہوتی ہے جو اسے ہر قسم کا جدید تباہ کن اسلحہ اور مالی امداد فراہم کررہی ہیں۔ امت مسلمہ متحد ہو کر اور مشترکہ لائحہ عمل اختیار کرکے ہی عہد حاضر کے طاغوت امریکہ اور دیگر اسلام دشمن طاقتوں کا مقابلہ کرسکتی ہے۔"

کانفرنس میں جماعت کے دیگر ذمہ داران سمیت نائب امیر جماعت اسلامی محترم لیاقت بلوچ بھی مہمان خصوصی کی حیثیت سے شریک ہوئے۔ امیر حلقہ نے اس اہم موضوع پر کانفرنس کے انعقاد پر جماعت کی مقامی قیادت کا شکریہ ادا کیا۔

(مرتب: نعیم اختر عدنان، ناظم نشر و اشاعت تنظیم اسلامی حلقہ لاہور شرقی)

حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی کے زیر اہتمام استقبال رمضان پروگرام

حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی کے زیر اہتمام درج ذیل مقامات پر استقبال رمضان پروگرام منعقد کیے گئے۔

1۔ 24 فروری 2025ء بروز پیر بعد از نماز عصر، حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی کی مقامی تنظیم پشاور صدر کے زیر اہتمام محترم حاجی شریف کی رہائش گاہ، سواتی پھاٹک، پشاور صدر میں استقبال رمضان پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام کے مدرس محترم عبدالناصر صافی تھے۔ اس پروگرام میں تقریباً 22 رفقاء واحباب نے شرکت کی۔ انہوں نے کہا کہ رمضان نزولِ قرآن کا مہینہ ہے، ہمیں اس مہینے میں قرآن سے جڑنا چاہیے۔ اس مرتبہ اس مقام پر تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام دورۂ ترجمۂ قرآن کا انعقاد کیا جائے گا۔ ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ اس میں بمعہ احباب و اہل خانہ بھرپور طریقے سے شرکت کا اہتمام کریں۔

2۔ 24 فروری 2025ء، بروز پیر بعد از نماز مغرب حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی کی مقامی تنظیم پشاور غربی کے زیر اہتمام Occasions Marquee، ناصر باغ روڈ پشاور میں استقبال رمضان پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام میں مدرس کے فرائض محترم حافظ محمد مقصود نے ادا کیے اور اس میں تقریباً 66 رفقاء واحباب نے شرکت کی۔ انہوں نے شرکاء، خصوصاً رفقاء سے تقاضا کیا کہ وہ تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام منعقد کیے جانے والے دورۂ ترجمۂ قرآن میں شرکت کا اہتمام فرمائیں اور اپنے دوست واحباب کو بھی شرکت کی دعوت دیں۔ انہوں نے کہا کہ رمضان کے مہینے میں انفاق فی سبیل اللہ، خدمتِ خلق اور دعوت الی القرآن کا کثرت سے اہتمام کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچیں اور اپنے گناہوں پر رب کریم سے معافی مانگیں۔ نیکی کی جستجو کریں۔ قیام اللیل کا اہتمام کریں۔ آخر میں دعائے مسنونہ پر اس پروگرام کا اختتام کیا گیا۔

3۔ 25 فروری 2025ء، بروز منگل بعد از نماز عصر حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی کی مقامی تنظیم نوشہرہ کے زیر اہتمام، مسجد نور، زڑہ میانہ، محلہ شفارس خان کورونہ، ضلع نوشہرہ میں استقبال رمضان پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام میں مدرس کے فرائض محترم ڈاکٹر حافظ مقصود نے ادا کیے۔ ان کا خطاب تقریباً ایک گھنٹے پر محیط تھا۔ انہوں نے شرکاء کو ترغیب و تشویق دلائی کہ تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام منعقد کیے جانے والے دورۂ ترجمۂ قرآن میں شرکت کا اہتمام فرمائیں۔ اس پروگرام میں تقریباً 64 رفقاء واحباب نے شرکت کی۔ دعائے مسنونہ پر اس پروگرام کا اختتام کیا گیا۔

(رپورٹ: محمد شمیم خٹک، امیر حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی)

اخبارِ اسلام

غزہ: اصل صورتحال کیا ہے؟ (بشکریہ: فرینڈز آف فلسطین)

- ماہ رمضان المبارک کے پہلے دن 70 ہزار نمازیوں نے مسجد اقصیٰ میں نماز عشاء اور تراویح ادا کی۔
- فلسطینی وزارت صحت کی جاری کردہ رپورٹ کے مطابق 7 اکتوبر 2023ء سے اب تک شہداء کی تعداد 48388 اور زخمیوں کی تعداد 111803 تک پہنچ گئی ہے۔ ملبے سے شہداء کی لاشیں مسلسل برآمد ہو رہی ہیں۔ معاہدے کے اعلان کے بعد سے مجموعی طور پر 116 افراد شہید اور 490 سے زائد افراد زخمی ہو چکے ہیں جبکہ سول ڈیفنس کے عملے کو اپنے فرائض ادا کرنے میں مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ غزہ کی پٹی میں شدید سردی اور بنیادی ضروریاتِ زندگی کی عدم دستیابی کے باعث 6 نومولود بچوں کی المناک موت واقع ہو چکی ہے، جبکہ متعدد دیگر بچے تشویشناک حالت میں ہسپتالوں میں زیرِ علاج ہیں۔
- فلسطین سے یکجہتی کے لیے کام کرنے والی تنظیموں نے انکشاف کیا ہے کہ زیادہ تر اسرائیلی کھجوریں فلسطینی زمینوں پر زبردستی قبضہ کر کے غیر قانونی یہودی بستیوں میں اُگائی جاتی ہیں۔ اسی لیے عوام فلسطینی کھجوروں کے نام پر فروخت ہونے والی کھجوروں کی خریداری سے پہلے تصدیق کریں اور اسرائیلی کھجوریں نہ خریدیں۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق اسرائیل ہر سال ایک لاکھ ٹن سے زائد کھجوریں برآمد کرتا ہے، جس سے سو ملین ڈالر سے زائد آمدن ہوتی ہے۔
- قابض صیہونی حکومت نے شہر الخلیل میں واقع حرم ابراہیمی کو وزارتِ اوقاف کے اختیارات منسوخ کر کے قابض حکومت کے ماتحت نام نہاد "شہری منصوبہ بندی کمیٹی" کے حوالے کر دیا ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ مسجد ابراہیمی مسلمانوں کی وقف ملکیت ہے، اُس پر قبضہ کرنے کے قابض حکومت کے منصوبے ناکام ہوں گے۔
- جمعیت علمائے اسلام (JUI) کے سربراہ مولانا فضل الرحمان نے قطر میں حماس کی مجلس شوریٰ کے سربراہ حسن درویش سے ملاقات کی جس میں فلسطین کی صورتحال، امدادی سرگرمیوں، اور دو طرفہ تعلقات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔
- ماہ رمضان المبارک میں غزہ کے صابر و مجاہد صفت مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ فلسطینی مسلمان آج بھی اسرائیلی جارحیت اور ٹرمپ نیتن یاہو گٹھ جوڑ کے سامنے ڈٹے ہوئے ہیں۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمان دنیا بھر میں اللہ تعالیٰ سے اپنا رشتہ مضبوط کریں، قرآن پاک کو اپنا امام بنائیں اور نبی اکرم ﷺ کی سنت کو دانتوں سے پکڑ لیں۔ رمضان المبارک میں اسرائیل نواز کمپنیوں کا بائیکاٹ جاری رکھیے۔

مسلم دنیا سے متعلق دیگر ممالک کی اہم خبریں

- **امریکہ: ٹرمپ اور ایلون مسک کی جانب سے ویڈیو جاری:** ٹرمپ اور ایلون مسک نے غزہ کے لیے اپنے منصوبہ کے حوالے سے اے آئی کے ذریعہ بنائی گئی ویڈیو جاری کی ہے جس میں غزہ کو فلسطینیوں سے خالی ایک پُرفضا و عیاشی کے سامان سے لبریز شہر کے طور پر دکھایا گیا ہے۔ اس پر دنیا بھر کے مسلمانوں کی طرف سے اُنہیں سخت تنقید کا سامنا ہے۔
- **ایران: نائب صدر جواد ظریف مستعفی، وزیر خزانہ برطرف:** بچوں کی امریکی شہریت کے باعث تنازع میں گھرے ایران کے نائب صدر جواد ظریف نے چیف جسٹس کے مشورے پر استعفیٰ دے دیا تاکہ صدر مسعود پزشکیان کی انتظامیہ پر دباؤ میں کمی لائی جا سکے۔ جبکہ مہنگائی اور ایرانی ریال کی قدر میں کمی پر وزیر خزانہ و اقتصادیات عبدالناصر ہمتی کے خلاف مواخذے کی کارروائی میں پارلیمنٹ میں 273 میں سے 182 ارکان نے اُنہیں عہدے سے ہٹانے کے حق میں ووٹ دیا۔ وہ صدر مسعود پزشکیان کی 8 ماہ پہلے بننے والی کابینہ میں شامل ہوئے تھے۔
- **انڈونیشیا: 2 نوجوان ہم جنس پرستوں کو سرعام کوڑے:** انڈونیشیا کی شرعی عدالت نے 18 اور 24 سالہ نوجوانوں کا جنسی تعلق ثابت ہونے پر اُنہیں سرعام کوڑے مارنے کی سزا دے دی۔
- **سعودی عرب: معتمرین کے لئے سہولتیں:** مسجد الحرام کی انتظامیہ نے رمضان المبارک کے دوران معتمرین کو موبائل ویز پر آزمائشی طور پر مفت سر منڈوانے کی سہولت فراہم کی ہے۔ سعودی وزارت صحت نے یہ ہدایت کی ہے کہ عمرہ کے سفر سے 10 روز قبل گردن توڑ بخار کی ویکسین لگوانا ضروری ہے تاکہ صحت مند رہ کر عمرہ آسانی اور یکسوئی سے کر سکیں۔ مسجد الحرام اور مسجد نبویؐ کی دیکھ بھال کے لیے قائم جنرل اتھارٹی نے رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کے لیے رجسٹریشن کا آغاز 5 مارچ سے شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ پرمٹ ہولڈر 20 رمضان کو مسجد الحرام یا مسجد نبویؐ میں اعتکاف میں بیٹھ سکیں گے۔
- **بنگلہ دیش: نصابی کتب سے پاکستان مخالف پروپیگنڈا ختم:** بنگلہ دیشی نگران حکومت کے نیشنل کریکلم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ نے 57 ماہرین تعلیم سے پرائمری، سیکنڈری اور ہائی اسکولوں کے لیے نئی نصابی کتب تیار کرا لیں ہیں جو 40 کروڑ کی تعداد میں چھپ رہی ہیں جس میں بیگم حسینہ، شیخ مجیب اور اندرا گاندھی کا تذکرہ ختم کر کے بنگالی مسلم لیڈروں مثلاً مولوی فضل الحق، حسین شہید سہروردی، مولانا بھاشانی کے تذکرے شامل کئے گئے ہیں۔
- **سوڈان: فوجی طیارہ گر کر تباہ:** دارالحکومت خرطوم کے قریب سوڈانی فوجی طیارہ تکنیکی خرابی کے باعث ایک عام شہری کے گھر پر گر کر تباہ ہو گیا جس کے نتیجے میں 46 افراد جاں بحق ہو گئے جن میں فوجی اہلکاروں سمیت عام شہری شامل ہیں۔

تحقیق: خالد نجیب خان (معاون مرکزی شعبہ نشر و اشاعت)

Vol: 34 Regd. No. C.P.L NO.114 No.10

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore

ACEFYL

SUGAR FREE
COUGH
SYRUP

Acefylline piperazine 45mg + Diphenhydramine HCl 8mg

پاکستان کا مقبول ترین
کھانسی کا شربت
شوگر فری
میں بھی دستیاب ہے

ہر قسم کی کھانسی میں
یکساں مفید

PHARMA